﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يُؤتِيهِ مَن يشاء﴾☆(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰى اَن يَبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً محمودا﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۸-اپریل ۱۹۹۷ء شمارہ ۱۶

۱۰-ذوالحجہ ۱۴۱۷ ہجری ☆ ۱۸-شہادت ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اس زمانہ میں نیکی کی طرف خیال آنا اور بدی کو چھوڑنا چھوٹی سی بات نہیں ہے

یہ انقلاب چاہتی ہے اور یہ انقلاب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور یہ دعاؤں سے ہوگا

"اب بتاؤ کہ کیا یہ اطاعت کا کام ہے کہ دشمن کا ایسا دشمن بنے کہ جب تک اسے پیس نہ لے اور تکلیف اور دکھ نہ پہنچالے، صبر ہی نہ کرے- یہ میں جانتا ہوں کہ انسانی فطرت میں یہ بات ہے کہ گالی سے مشتعل ہو جاتا ہے مگر اس سے ترقی کرنی چاہئے- جو دکھ دیتے ہیں انہیں سمجھو کہ وہ کچھ چیز نہیں، اگر تم پر خدا راضی ہے- لیکن اگر خدا تعالیٰ ناراض ہے تو خواہ ساری دنیا تم سے خوش ہو وہ بے فائدہ ہے- یہ بھی یاد رکھو کہ اگر تم مداہنہ سے دوسری قوموں کو ملو تو کامیاب نہیں ہو سکتے، خدا ہی ہے جو کامیاب کرتا ہے- اگر وہ راضی ہے تو ساری دنیا ناراض ہو تو پروا نہ کرو- ہر ایک جو اس وقت سنتا ہے یاد رکھے کہ تمہارا ہتھیار دعا ہے اس لئے چاہئے کہ دعا میں لگے رہو- یہ یاد رکھو کہ معصیت اور فسق کو نہ واعظ دور کر سکتے ہیں اور نہ کوئی اور حیلہ- اس کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ دعا ہے- خدا تعالیٰ نے یہی ہمیں فرمایا ہے- اس زمانہ میں نیکی کی طرف خیال آنا اور بدی کو چھوڑنا چھوٹی سی بات نہیں ہے- یہ انقلاب چاہتی ہے اور یہ انقلاب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور یہ دعاؤں سے ہوگا-

ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں- اس کا وعدہ ہے "ادعونی استجب لکم" (المومن: ٦١) عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دعا ہے- وہ دنیا کے کیڑے ہیں اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے- اصل دعا دین ہی کی دعا ہے- لیکن یہ مت سمجھو کہ ہم گنہگار ہیں یہ دعا کیا ہوگی اور ہماری تبدیلی کیسے ہو سکے گی- یہ غلطی ہے- بعض وقت انسان خطاؤں کے ساتھ ہی ان پر غالب آسکتا ہے اس لئے کہ اصل فطرت میں پاکیزگی ہے- دیکھو پانی خواہ کیسا ہی گرم ہو لیکن جب وہ آگ پر ڈالا جاتا ہے تو وہ بہر حال آگ کو بجھا دیتا ہے اس لئے کہ فطرتاً برودت اس میں ہے- ٹھیک اسی طرح پر انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے- ہر ایک میں یہ مادہ موجود ہے- وہ پاکیزگی کہیں نہیں گئی- اسی طرح تمہاری طبیعتوں میں خواہ کیسے ہی جذبات ہوں، رو کر دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ دور کر دے گا-"

(ملفوظات جلد پنجم (طبع جدید) صفحہ ۱۳۲-۱۳۳)

استغفار کے مضمون کو تمام تر باریکی سے سمجھنا ضروری ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۴-اپریل ۱۹۹۷ء)

لندن (۴-اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الحجر کی آیات ۴۰ تا ۴۴ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ مضمون کچھ عرصہ سے شروع ہے کہ جب تک انسان ایسی حالت میں جان نہ دے کہ وہ عباد الرحمٰن میں داخل ہو چکا ہو اس وقت تک اس کی آئندہ زندگی کے اچھا ہونے کے متعلق کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی-

حضور نے فرمایا کہ شیطان مختلف رستوں سے انسان کو بلاتا ہے اور شیطانی آوازوں سے بچنے کا طریق ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ لاحول و لا قوۃ الا باللہ- کوئی طاقت نہیں ہے مجھے اچھا بنانے کی یا کچھ عطا کرنے کی مگر صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے- یہ بات اگر انسان سمجھ جائے اور کامل یقین رکھے تو یہاں سے توحید کی عبادت شروع ہوتی ہے- حضور نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک رویا کا بھی ذکر فرمایا جس میں آپؓ ایک پرخطر رستے سے "خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ" کا ورد کرتے ہوئے محفوظ گزرے- حضور نے فرمایا کہ میں نے ابھی ایک اسی قسم کی رویا دیکھی تھی اس میں "رب کل شیئ خادمك ......" کی دعا کی برکت سے وہ سفر طے ہوا- کسی نہ کسی دعا کا سہارا اس سفر کو بحفاظت طے کراتا ہے-

حضور نے فرمایا کہ خدا کے انبیاء راہوں کی باریکیوں سے خوب واقف ہوتے ہیں- حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھٹکی ہوئی راہیں جو خود نہیں دیکھیں انہیں اس صفائی سے بیان فرماتے تھے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے- آپؐ تفصیل سے بتا دیتے تھے کہ گناہ کس طرح پیدا ہوتا ہے-

بقیہ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے- یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے- مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو وڈیو (یو-کے-) سے اس کی وڈیو حاصل کر سکیں- گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے :-

ہفتہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء

آج بچوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا- حضور انور ایدہ اللہ نے سٹوڈیو میں تشریف لاتے ہی فرمایا کہ میں پندرہ منٹ لیٹ ہوں لیکن آپ سے معذرت نہیں کروں گا کیونکہ یہ وقت افریقہ میں بورکینا فاسو میں ہونے والے جلسہ سالانہ کے لئے ایم-ٹی-اے پر ان کے جلسے کے افتتاح پر صرف ہوا ہے- ہمیں امید ہے کہ اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ بہتوں کو ہدایت سے نوازے گا- یہ میرے لیٹ آنے کی تشریح ہے-

باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مختلف بچیوں نے نظمیں سنائیں اور پھر ناہید وسیم صاحبہ کی انگریزی میں لکھی ہوئی نظم چار بچیوں نے بہت دلکش انداز میں سنائی جو بہت پسند کی گئی- ایک بچی نے بہت شستہ انگریزی اور انتہائی مؤثر انداز میں مولوی غلام نبی صاحب خوشابی کا قبول احمدیت کا واقعہ سنا کر سامعین کے ایمان کو تازہ کیا-

اتوار ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء

آج انگریزی بولنے والے افراد کے ساتھ ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا- قارئین کے استفادہ کے لئے سوالات اور جوابات کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کیا جاتا ہے-

☆حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے زندہ بچ نکلنے کا ثبوت کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نبی اللہ تھے، خدا تعالیٰ نے یہودیوں کی دست برد سے انہیں بچا لیا- ان کا مشن اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ہدایت کا پیغام پہنچانا تھا- صلیب پر وفات کے نتیجے میں مشن ناکام رہتا- آپ نے موت کا پیالہ ٹالے جانے کی دعا کی جسے خدا نے قبول فرمایا- "ایلی ایلی لما سبقتنی" کی پکار اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے اپنی جان لوگوں کے گناہوں کی خاطر ہرگز پیش نہیں کی- جمعہ کے دن مصلوب کرنے کا فیصلہ، پیلاطوس کی بیوی کا خواب، آپکی رواج کے مطابق ٹانگیں نہ توڑا جانا، اور سب سے بڑھ کر قرآن کریم کی قطعی گواہی ثابت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب تو کئے گئے لیکن زندہ اتار لئے گئے-

بقیہ صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

اعلانات نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں حسب ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا- خطبہ مسنونہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اعلان نکاح کرتے ہوئے ان خاندانوں کا مختصر تعارف بیان فرمایا اور آخر پر ان سب نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی-

☆ عزیزہ ناصرہ اقبال صاحبہ بنت مکرم شیخ اقبال احمد صاحب آف فیصل آباد کا نکاح ہمراہ عزیزم مرزا رضوان احمد ابن مکرم مرزا منان احمد صاحب لندن (اسسٹنٹ مینجر الفضل انٹرنیشنل) مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا- لڑکی کی طرف سے وکیل کے فرائض مکرم مرزا نفیس احمد صاحب ابن مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم نے انجام دیئے- عزیزم مرزا رضوان احمد ایم-ٹی-اے کے بہت اچھے رضاکاروں میں سے ہیں اور بڑے اخلاص اور جذبہ قربانی کے ساتھ خدمت انجام دے رہے ہیں-

☆ عزیزہ بشریٰ جبین سمیع بنت مکرم عبدالسمیع صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزم فرید احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب (چھیدو) مبلغ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا- (عزیزم فرید احمد کو بھی ایم-ٹی-اے میں خدمت کی سعادت حاصل ہے-)

☆ عزیزہ حنا رحمٰن صاحبہ بنت مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب آف اِلفورڈ کا نکاح ہمراہ عزیزم مرزا حبیب اکرم ابن مکرم مرزا محمد اکرم صاحب مرحوم آف لیسٹر مبلغ بارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا-

☆ عزیزہ خولہ منصور احمد صاحبہ بنت مکرم منصور احمد صاحب آف ہنسلو کا نکاح ہمراہ عزیزم حفاظت نوید شیخ ابن مکرم بشارت احمد شیخ صاحب (شعبہ آڈیو وڈیو UK) مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر قرار پایا-

☆ عزیزہ فاطمہ شریف صاحبہ بنت مکرم سلیمان یِلا (Suleiman Yillah) کا نکاح ہمراہ عزیزم ڈاکٹر محمد منیر کمارا ابن مکرم ابو کمارا صاحب آف سیرالیون مبلغ ایک ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا- لڑکی کی طرف سے وکالت کے فرائض مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی نے انجام دیئے-

اللہ تعالیٰ یہ تمام نکاح دین و دنیا ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے-

اداریہ

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ - حسد سے بچو

حسد ایک ایسی بدی اور ایسا اخلاقی گناہ ہے جو دیگر بہت سی بدیوں کو جنم دیتا اور کئی قسم کے فساد پر منتج ہوتا ہے-انسان کسی کی اچھی حالت یا مال و دولت یا عالی مرتبہ یا منصب کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے-جس طرح نیکی کبھی ایک جگہ ٹھہر نہیں جاتی بلکہ دوسری نیکیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے اسی طرح بدیوں اور گناہوں کے بھی آپس میں ٹانکے ملے ہوئے ہوتے ہیں-حسد کرنے والا صرف اس تمنا پر ہی رک نہیں جاتا کہ دوسرے کو جو نعمت میسر آئی ہے، وہ جس اچھے حال میں ہے اس سے وہ نکل جائے بلکہ پھر وہ یہ کوشش بھی کرتا ہے کہ کسی طرح اسے اس نعمت سے محروم کردے-حسد ایک منفی انداز فکر ہے جو ہمیشہ تخریبی کارروائیوں پر انسان کو آمادہ کرتا ہے-حاسد اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر دیکھنا چاہتا ہے-وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ کوئی اور مال و دولت، جاہ و منصب یا کسی خوبی میں بھی اس کے برابر یا اس سے بڑھ کر ہو-چنانچہ وہ دوسرے کے عیوب و نقائص کی تلاش کرکے ان کی تشہیر کے ذریعہ اپنی فضیلت و برتری کا اظہار کرنا چاہتا ہے-یوں وہ تجسس اور غیبت جیسے گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے-لیکن حاسد کبھی حقیقی خوشی اور سکون کو حاصل نہیں کرسکتا-وہ دائمی حزن کا شکار رہتا ہے-دوسروں کی ترقی و کامیابی کو دیکھ کر کڑھنا اور جلنا اس کا مقدر ہوتا ہے-وہ کبھی مطمئن الحال نہیں ہوتا- قلق و اضطراب ہمیشہ اس کے لازم حال رہتے ہیں-وہ حریص اور لالچی بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کو میسر ہے وہ اس کے پاس نہ رہے بلکہ اگر ہوسکے تو خود اسے مل جائے اور دوسرا اس سے محروم ہوجائے-اس کے لئے وہ مکاری و منصوبہ سازی سے کام لیتا ہے- آپ حاسد کو کبھی قانع نہیں پائیں گے- "ھل من مزید" کی تمنا اسے ہمیشہ بے چین و بے قرار رکھتی ہے-حاسد دوسروں کو نیچا دکھانے، نیچے گرانے اور زیر نگیں کرنے کی کوششوں میں مصروف رہتا ہے- وہ بخیل بھی ہوتا ہے-باوجودیکہ خدا نے اسے مال و دولت، منصب، عزت اور مقدرت عطا کی ہو پھر بھی وہ شکر گزار نہیں ہوتا بلکہ اس کی نظر ہمیشہ دوسرے کی دولت، عزت اور منصب پر رہتی ہے- فی الحقیقت ایسا شخص "اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے" اور اس کا یہ منفی طرز فکر اسے مزید بد اخلاقیوں اور گناہوں کی دلدل میں دھنساتا چلا جاتا ہے-

حضرت نبی اکرم ﷺ نے حسد سے بچنے کی پرزور تاکید فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ "ایاکم والحسد، فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب" حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کردیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کردیتی ہے-

حسد کی بھی مختلف شکلیں ہیں اور اس کے اظہار بھی مختلف ہیں-حسد فرد کی سطح پر بھی ہوتا ہے اور قبائل و اقوام کی سطح پر بھی اور مذہب کی سطح پر بھی-لیکن یہ بد عادت جہاں بھی داخل ہو وہاں اُس کا نتیجہ ہمیشہ انتشار، قطع تعلق اور فساد ہوا کرتا ہے-کہتے ہیں کہ ابلیس کا حضرت آدمؑ کو خلیفۃ اللہ بنائے جانے کے فیصلہ پر "انا خیر منہ" کا متکبرانہ اعلان بھی حسد ہی کی پیداوار تھا-اور یہ حسد ہی تھا جس نے آدم کے ایک بیٹے کو اپنے بھائی کے قتل پر اکسایا تھا-یوسفؑ کے بھائیوں نے انہیں قتل کرنے کی جو سازش کی اس کا باعث بھی حسد ہی تھا-حسد ایک ایسی آگ ہے کہ اسے اگر فوری طور پر پوری توجہ اور بیدار مغزی کے ساتھ ابتداء میں ہی قابو میں نہ لایا جائے تو یہ بہت تیزی سے بھڑکتی اور پھیلتی چلی جاتی ہے-حسد کرنے والے کے دل میں تو یہ سوزش اور جلن پیدا کرتی ہی ہے لیکن بسا اوقات اس کے شعلے دوسروں پر بھی بھڑکتے ہیں اور انہیں بھی اس کا شر پہنچ جاتا ہے-افراد و اقوام کی تباہی میں حسد ایک بہت بڑا عنصر ہے-اس بد عادت کی بچپن سے ہی گہری نظر سے نگرانی کرنا بے حد ضروری ہے-جو بچے روزمرہ معاملات میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ حاسدانہ طرز عمل کے عادی ہوجاتے ہیں بڑے ہوکر ان کی یہی حسد کی بد عادت ان کے درمیان اختلاف پیدا کرنے، خاندانی رشتوں کو توڑنے اور بعض اوقات شدید دشمنی پر منتج ہوتی ہے-پھر گھر ٹوٹتے ہیں اور مقدس رشتوں کی حرمت پامال ہونے لگتی ہے-لوگ گروہی و طبقاتی تقسیم کا شکار ہوتے ہیں اور بغض و عداوت کے سلسلے پھیلتے چلے جاتے ہیں-ذوق نے کیا خوب کہا ہے :

هفتاد و دو فریق حسد کے عدد سے ہیں اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

جہاں تک اس فطری جذبے کا تعلق ہے کہ انسان دوسرے سے بہتر ہو اس سے آگے بڑھے تو اسلام اس سے منع نہیں کرتا بلکہ اس جذبے کی تہذیب کرتا ہے اور مثبت اور تعمیری انداز میں اس کی نشو و نما کرتے ہوئے مسابقت فی الخیرات کی تعلیم دیتا ہے بلکہ اسے مومنوں کے لئے ایک دستور العمل قرار دیتا ہے کہ "فاستبقوا الخیرات" نیکیوں میں، اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی سعی کرو-

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں افراد و اقوام کی تباہی کے جن عوامل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان سے بچنے کی دعا سکھائی ہے ان میں آخر پر "من شر حاسدٍ اذا حسد" فرما کر حسد کی شناعت اور حاسد کے حسد کے شر سے بچنے کا مضمون بھی بیان فرمایا گیا ہے-حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان حاسد کے حسد کے شر سے ازخود بچنے کی طاقت نہیں رکھتا-یہ صرف اللہ کی ذات ہے جو سینوں کے رازوں سے خوب واقف ہے کہ کون حاسد کس وقت، کس سازش، منصوبے کے ذریعے کیا شر پہنچانا چاہتا ہے اور صرف وہی ہے جو اس کے مکروں کو زائل کرنے کی قدرت رکھتا ہے-اس لئے انسان کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حفاظت طلب کرتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیشہ اندرونی اور بیرونی حاسدوں کے حسد کے شر سے محفوظ رکھے اور ہمیں مسابقت فی الخیرات کی روشن راہوں پر آگے بڑھنے کی توفیق بخشے-

قلم کرشمہ تھا اور حرف معجزے اس کے

جلیں گے وقت کے ہر موڑ پر دیئے اُس کے
تمام منزلیں اس کی ہیں، راستے اُس کے
وہی تو تھا کہ جو سلطانِ حَرف و حکمت تھا
قلم کرشمہ تھا اور حرف معجزے اُس کے
جہانِ نو کے نوشتے اُسی کی تحریریں
محبتوں کی منادی مکالمے اُس کے
دعائیں بانٹتا رہتا تھا گالیاں سن کر
عنائیتوں کے قرینے عجیب تھے اُس کے
وہ عکسِ یار تھا اور آئینہ نما بھی تھا
نرالی شان انوکھے تھے مرتبے اُس کے
یہ تذکرے ، یہ تجسّس اسی کا نذرانہ
جگا گئے ہیں زمانے کو رتجگے اُس کے
وہ بزمِ وقت میں اس تمکنت سے آیا تھا
کہ چاند اور یہ سورج نقیب تھے اُس کے
اندھیری شب کی یہ دیوار گر پڑے گی رشید
کرن بدست جو نکلیں گے قافلے اُس کے

(رشید احمد قیصرانی)

بقیہ...... خلاصہ خطبہ از صفحہ اول

حضور نے فرمایا کہ نبی کے تجربے عام گنہگار کے تجربے سے بہت زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ نبی پر ابتلا کی بہت باریک راہیں آتی ہیں اور ہر راہ سے وہ کامیاب گزرتا ہے-اس کو تقویٰ کی باریک راہیں کہا جاتا ہے- تقویٰ کے بنیادی معنی ہیں بچنا-وہ باریک راہیں جن سے نبی یا خدا کا نیک بندہ بچتا ہوا گزر جاتا ہے اور جب بچ کر گزرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ خطرہ تھا کیا!

حضور نے فرمایا کہ استغفار کے مضمون کو تمام تر باریکی سے سمجھنا ضروری ہے- توبہ، استغفار کے ساتھ ممکن ہوتی ہے اور استغفار میں پوری طرح صفائی پیش نظر ہے یعنی ہر طرح کے گناہ کو دبا کر اتنا ذلیل و رسوا کردینا کہ وہ دکھائی تک نہ دے- آدمؑ جن پتوں کے پیچھے چھپ رہا تھا وہ استغفار کے پتے تھے-

حضور نے فرمایا کہ ہمارا جہاد ہی گناہوں سے نکال کر بنی نوع انسان کو خدا کے پاک بندوں میں شامل کرنا اور تقدس کا ایسا لباس عطا کرنا ہے جو پھر پھٹتا نہیں-یہ بہت بڑا کام ہے اور ہم خود گنہگار اور داغدار ہیں-اس کے لئے ہمیں استغفار کو زندگی کا لازمہ بنانا ہوگا-استغفار کے معنی مونہہ سے بخشش کی دعا مانگنا نہیں، استغفار کا معنی ہے گناہوں کو کلیتہً مٹا دینا کہ وہ نظر سے غائب ہوجائے-واقعتہً گناہوں سے کلیتہً اجتناب کرنا ایک بہت بڑے عذاب کو چاہتا ہے- بعض ہیں جو آہستہ آہستہ محنتیں کرتے ہیں پھر خدا کا فضل ہو تو وہ گناہوں سے نجات پا جاتے ہیں- بعض ہیں جو یکدم اس عذاب سے گزرتے ہیں اور تمام دنیا کے آراموں کو تج کر نئی فقیرانہ زندگی اختیار کرلیتے ہیں-یہ استغفار ہے جو بعض دفعہ بھڑک اٹھتا ہے-

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استغفار کی راہوں کو خوب کھول کھول کر بیان فرمایا ہے-

حضور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیت کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان کے مطالب پر بھی مختصر روشنی ڈالی اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کے حوالہ سے گناہ اور استغفار کے مضمون کی وضاحت بیان فرمائی- حضور نے فرمایا کہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ گناہ بنایا کیوں گیا؟ ابھی اس کی وضاحت جاری تھی کہ خطبہ کا وقت ختم ہوگیا- حضور نے آئندہ خطبہ میں اس مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں کو جاری رکھنے کا ذکر فرمایا-

اسلام اور احترامِ میّت

(نوٹ :-ذیل کا مضمون محترم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم) مفتی سلسلہ نے مکرم عبدالماجد صاحب طاہر اور مکرم عبدالسمیع خانصاحب کے تعاون اور مشورہ سے مرتب کیا تھا اور روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳-اگست ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا تھا- قارئین الفضل انٹرنیشنل کے افادہ کے لئے یہ مضمون الفضل ربوہ کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے-)

(ادارہ)

مذہب کا مقصد تہذیب اور شائستگی، حوصلہ مندی اور بردباری، ہمدردی اور رواداری کے اخلاق پیدا کرنا ہے-انسان میں بوجہ حیوان ہونے کے ایک طبعی وحشت کا عنصر ہے-مذہب آکر اس کی تہذیب کرتا ہے اور اسے ایک اعلیٰ خلق یعنی شجاعت میں بدل دیتا ہے

پر بنانا آدمی وحشی کو ہے ایک معجزہ
معنی رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

اسلام نے اپنے اولین مخاطبین میں اس تہذیب اور خلق کے وصف کو اتنے اعلیٰ معیار پر پہنچایا کہ وہ کائنات میں نمونے کے انسان قرار پائے اور اس آیت کریمہ کے مصداق بنے :

"و كذٰلك جعلنٰكم امةً وسطاً لتكونوا شهدآء على الناس و يكون الرسول عليكم شهيداً"

(البقرۃ : ۱۴۴)

یعنی ہم نے تم کو ایک اعلیٰ معاشرہ پیش کرنے والی قوم بنایا جو دنیا کے لئے نمونہ اور بطور گواہ کے ہوں اور تمہارے رسول کو جو خلق عظیم پر قائم ہیں تمہارے لئے نمونہ اور اسوہ حسنہ بنایا ہے-

فوت ہو جانے والے انسان کے جسد کا کیا کیا جائے؟

اس کے لئے مختلف مذاہب نے مختلف طریقہ ہائے احترام کی ہدایات دی ہیں لیکن احترام کا سب سے بہتر طبعی اور الہامی طریق وہ ہے جسے اسلام نے اپنایا اور فوت شدہ انسانوں کے جسد کو زمین میں دفنانے کی ہدایت دی-مردہ کو دفنانے کی یہ قدیم رسم اور وہ پہلی انسانی سوچ ہے جو تمثیلی زبان میں آدم کے دو بیٹوں کے واقعہ کی صورت میں انسانی علم کا حصہ بنی- آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ یہ ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو جس کی قربانی مقبول ہوئی تھی اور اس کی محنت عمدہ پھل لائی تھی محض حسد کے ہاتھوں مغلوب ہو کر قتل کر دیا تو جلد بعد وہ نادم ہوا اور اسے فکر دامنگیر ہوئی کہ وہ اپنے مقتول بھائی کی نعش کا کیا کرے اس پر اسے ایک نظارہ دکھایا گیا کہ ایک کوے نے دوسرے کوے کی نعش کو زمین میں گڑھا کھود کر دفن کیا ہے-اس پر اسے بھی یہ ترکیب سوجھی اور اس نے اپنے بھائی کی نعش کو زمین میں دفن کیا-

احترام میت کے بارے میں جو اسلامی تعلیم ہے اس کا خلاصہ یہ ہے- آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں :

"لا تسبوا لأموات فانّهم قد افضوا الى ما قدموا"

(المسقدرك- كتاب الجنائز
باب النهى عن سب الميت)

"تم وفات یافتہ لوگوں کو برا بھلا نہ کہو-ان سے برا سلوک نہ کرو کیونکہ وہ اپنے خدا کے حضور پہنچ چکے ہیں-"

خدا تعالیٰ جیسا چاہے گا ان سے سلوک کرے گا، تمہارے برا بھلا کہنے سے ان کا کچھ نہ بگڑے گا، تم صرف اپنی زبان ہی گندی کرو گے-

☆ اسی طرح حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ :

"لعن رسول الله ﷺ المختفى والمختفية يعنى نباش القبور"

(موطا امام مالك، جنائز،
باب ما جاء فى الاختفاء وهو النبش)

حضور ﷺ نے قبروں کو بدنیتی اور بے حرمتی کے طور پر اکھیڑنے والوں پر لعنت بھیجی ہے-

☆ اسی طرح ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جو شخص کسی مردے کی قبر بدنیتی سے اکھیڑتا ہے تو اسے قطع ید کی سزا دی جائے کیونکہ وہ ایک میت کے گھر میں داخل ہوا ہے-

(ابو داؤد كتاب الحدود باب فى قطع النباش)

☆ فقہاء نے بھی وضاحت کی ہے کہ مردوں کی بے حرمتی نہ کی جائے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب بحر الرائق میں لکھا ہے کہ :

"اگر قبر ننگی ہو جائے اور اس میں یہودی کی ہڈیاں نظر آ جائیں تو ان کی بے حرمتی نہ کی جائے کیونکہ ان ہڈیوں کی حرمت بھی وہی ہے جو مسلمانوں کی ہڈیوں کی ہے- نیز جب زندگی میں ان سے ظالمانہ سلوک کرنا اور ان کی بے حرمتی کرنا منع ہے تو ان کی وفات کے بعد بطریق اولیٰ یہ ممانعت قائم ہے-"

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق- الشيخ زين الدين الشهير بابن نجيم الجزء الثانى صفحه ١٩٥- طبع فى المطبعة العربية- لاهور)

☆ اسی طرح بدائع الصنائع میں لکھا ہے کہ :

"توہین کی غرض سے قبر اکھیڑنا حرام ہے-"

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق- الشيخ زين الدين الشهير بابن نجيم الجزء الثانى صفحه ١٩٥- طبع فى المطبعة العربية- لاهور)

احترام میت کے بعض واقعات

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل واقعات احترام میت کی ضرورت پر کھلی روشنی ڈالتے ہیں :

☆ "مر على رسول الله ﷺ بجنازةٍ فقام فقيل له انه يهودى فقال أليست نفساً"

(سنن نسائى- كتاب الجنائز
باب القيام الجنازة اهل الشرك)

کہ ایک دفعہ حضور ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک جنازہ گزرا- آپؐ اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے- کسی نے کہا یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے- آپؐ نے فرمایا کیا ہوا، انسان تو ہے-

گویا انسانیت کا احترام آپؐ کو اس حد تک تھا کہ آپؐ کسی جنازے کے احترام کے لئے بھی کھڑے ہو جاتے تھے-

☆ جنگ احزاب میں ایک کافر سردار خندق میں گر کر ہلاک ہو گیا اور نعش پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا- کفار نے پیشکش کی کہ دس ہزار درہم لے لیں اور یہ نعش ان کے حوالے کر دی جائے- آپؐ نے فرمایا ہم مردہ فروش نہیں، ہم اس کی دیت نہیں لیں گے اور پھر بلا معاوضہ اس نعش کو واپس کر دیا-"

(شرح الامام العلامة محمد بن عبدالباقى الزرقانى المالكى على المواهب اللدنية للعلامة القسطلانى- الجزء الثانى صفحه ١١٤، الطبعة الاولىٰ بالمطبعة الازهرية المصرية)

(السيرة النبوية لابن هشام، الجزء الثالث صفحه ١٥٥، دارالجيل بيروت لبنان)

☆ اسی طرح حضور ﷺ کا یہ طرز عمل تھا کہ اگر میدانِ جنگ میں یا اس قسم کے حالات میں آپ کو کوئی نعش پڑی ملتی تو آپؐ اس کی تدفین کا حکم دیتے اور اسے اپنی نگرانی میں دفن کراتے اور یہ نہ پوچھتے کہ یہ مومن کی نعش ہے یا کافر کی-

(السيرة الحلبية- تاليف على ابن برهان الدين الحلبى الشافعى- الجزء الثانى صفحه ١٩٠، مطبعة محمد على صبيح و اولاده بميدان الازهر بمصر ١٩٣٥ء)

☆ جنگ بدر میں اور جنگ احد میں آپؐ نے کفار کی نعشوں کی تدفین کروائی اور ایک ہی میدان میں مسلمانوں اور کافروں کی تدفین ہوئی، وقت کی تنگی کی وجہ سے جس طرح کئی مسلمان شہداء کو ایک ہی قبر میں دفن کروایا گیا اسی طرح کفار کی نعشوں کو بھی ایک ہی جگہ دفن کروایا-

(السيرة الحلبية- تاليف على ابن برهان الدين الحلبى الشافعى- الجزء الثانى صفحه ١٩٠، مطبعة محمد على صبيح و اولاده بميدان الازهر بمصر ١٩٣٥ء)

☆ حضور ﷺ کا حکم تھا کہ کسی مخالف کی نعش کا مثلہ نہ کیا جائے-اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو وحشت مذہب سے دور لوگوں میں پائی جاتی ہے آنحضور ﷺ مسلمانوں میں اس کو مٹانا چاہتے تھے-اور سب کو تہذیب کے دائرہ میں رکھنا آپؐ کا منصب خاص تھا-

اسی طرح بنو قریظہ کو جب ان کی سرکشی کی سزا دی گئی تو ان کی نعشوں کو خندقیں کھدوا کر دفن کیا گیا-

(السيرة النبوية لابن هشام، الجزء الثالث صفحه ١٥٦، دارالجيل بيروت لبنان)

☆ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا اور حضرت علیؓ کے والد ابو طالب کی وفات پر حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا کہ "آپ اپنے والد کی تجہیز و تکفین کریں اور غسل دیں پھر ان کو دفنائیں"

(السيرة الحلبية- تاليف على ابن برهان الدين الحلبى الشافعى- الجزء الثانى صفحه ١٩٠، مطبعة محمد على صبيح و اولاده بميدان الازهر بمصر ١٩٣٥ء)

ایک قبرستان میں مسلموں اور غیر مسلموں کی تدفین

جہاں تک ایک قبرستان میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی تدفین کا تعلق ہے کئی واقعات ملتے ہیں کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے قبرستان بعض اوقات اکٹھے ہوتے تھے-

حضرت خدیجہؓ اور دوسرے صحابہؓ کی تدفین اس قبرستان میں ہوئی جو مکہ کا پرانا حضور ﷺ کا خاندانی قبرستان تھا اور اس میں مکہ کے وہ لوگ بھی دفن ہوا کرتے تھے جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا- یہی جگہ بعد میں جنت المعلی کہلائی-

الرحلۃ الحجازیۃ کے مصنف محمد اللبیب، مکہ کی تاریخ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں :

"جنت المعلی مکی قبرستان ہے-اس میں حضرت خدیجہؓ کا مزار مبارک ہے- حضرت خدیجہؓ کی قبر کے پاس ہی مکہ کے سولہ سرداروں کی قبریں ہیں- ایک روایت کے مطابق حضرت خدیجہؓ کی قبر کے پاس حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ کا مزار بھی ہے- قریب ہی ابو طالب کا مزار ہے-"

(الرحلة الحجازيه صفحه ٥٥-٥٦)

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک یہودیہ فوت ہوئی تو حضرت عمرؓ کی اجازت سے اس کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں ہوئی-

(السنن الكبرىٰ، كتاب الجنائز
باب النصرانية تموت وفى بطنها و نومسلم)

خلافت عباسیہ کے دور میں جب بغداد کی بنیاد رکھی گئی تو وہاں ایک پرانا مجوسیوں کا قبرستان تھا- اسی قبرستان میں مسلمانوں کی تدفین بھی ہوا کرتی تھی اور پہلی مسلمان خاتون جس کی اس قبرستان میں تدفین ہوئی وہ بانوقہ تھی- نیز اس قبرستان میں بعد میں بڑے بڑے بزرگ مثلاً حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام محمد بن اسحاقؒ، حسن بن زید، ہشام بن عروہ اور خیزدان دفن ہوئے- اس طرح بعد میں یہ مسلمانوں کا قبرستان بن گیا-

(تاريخ بغداد أو مدينة السلام- حافظ ابوبكر احمد بن على الخطيب البغدادى- الجزء الاول- صفحه ١٢٥- دارالكتب العلميه بيروت لبنان)

انگلستان اور یورپ میں جو مسلمان فوت ہوتے ہیں بالعموم ان کی تدفین ایسے ہی قبرستان میں ہوتی ہے جن میں عیسائی بھی دفن ہوتے ہیں- اس پر نہ کبھی عیسائیوں نے اعتراض کیا اور نہ مسلمانوں نے- لاہور کے مشہور میانی قبرستان کے بارے میں یہی روایت آتی ہے کہ اس کے دو حصے ہیں ایک میں عیسائی دفن ہوتے ہیں اور ایک میں مسلمان اور کوئی حد فاصل نہیں ہے-

اسی طرح لاہور کا قبرستان جس کا نام "بدھو دا آوا" ہے اس میں بھی مسلمان عیسائی اور چوہڑے ایک ساتھ دفن ہوا کرتے تھے- پہلے عیسائیوں اور مسلمانوں کی قبروں کے درمیان ایک دیوار حد بندی کرتی تھی- لیکن پارٹیشن کے بعد وہ حد بندی بھی ختم ہو گئی- اب ان کی قبروں میں کوئی امتیاز نہیں اب بھی مسلمان اس میں دفن ہوتے ہیں-

مُردوں کی بے حرمتی کی تاریخ

یہ عجیب بات ہے اور شروع سے ہی ایسی صورت حال چلی آ رہی ہے کہ ابتدائی تربیت اور انوار نبوت سے فیض یافتہ بندگان خدا کے گزر جانے کے کچھ عرصے بعد لوگ اصلی تعلیم کو بھول جاتے ہیں اور بعض انسانوں کی طبعی وحشت اور بربریت دوبارہ واپس لوٹ آتی ہے اور انسان بے حوصلہ ہو کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور زندہ تو کیا وہ مردہ تک کی توہین میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتا- یہی کیفیت بعض اوقات مذہبی اختلاف کی بناء پر پیدا ہو جاتی ہے اور مردہ انسانوں کی حرمت تک کا خیال نہیں کیا جاتا اور اس کے احترام کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے- حالانکہ اسلام کا حکم یہ ہے کہ تم مرنے والوں کو برا بھلا تک نہ کہو وہ اپنے اعمال کے ساتھ اللہ کے حضور پیش ہو چکے ہیں- خداوند تعالیٰ جیسا چاہے گا ان سے سلوک فرمائے گا- خلافت راشدہ کے بعد یہ بھیانک سلسلہ شروع ہوا اور اب بھی بعض ایسے طبقات دنیا میں موجود ہیں جنہوں نے مذہبی اختلاف کی بناء پر مردوں کی بے حرمتی کی، ان کی قبروں کو اکھیڑا اور ان کی نعشوں کو گلیوں میں گھسیٹا- وہ سب کچھ کیا جو کفار مکہ نے بعض صحابہؓ کی شہادت کے بعد ان سے روا رکھا تھا-

حضرت خبیبؓ بن عدی کے تاریخی اشعار

جہاں تک انسانی میت کی توہین و تذلیل کا تعلق ہے تو اس سے فوت ہو جانے والے کا کچھ نہیں بگڑتا- صرف ظالمانہ حرکت کرنے والے ایسے انسان اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں اور اپنے مغلوب الغضب اور وحشی ہونے کا ثبوت مہیا کرتے ہیں- اگر فوت ہو جانے والا انسان اپنے مولا کے ہاں مقبول ہے اور اس کا آسمانی آقا اس سے راضی ہے تو پھر دنیا والوں کی طرف سے کوئی توہین آمیز سلوک اس کے درجات کے اور بلند ہونے کا باعث بن جاتا ہے وہ جنت النعیم کا مکین ہے، خوش و خرم اور مطمئن کہ اس کی روح کو کسی پریشانی سے دوچار نہیں ہونا پڑا بلکہ اس کے ذریعہ

"و ما نقموا منهم الآ ان يؤمنوا بالله العزيز الحميد"

(بروج:۹)

سے متعلق سنت ابرار میں ایک اور مثال کا اضافہ ہوا ہے بالکل اسی طرح جس طرح حضرت خبیبؓ بن عدی کی قربانیوں کی مثال تاریخ مظلومیت کا ایک سنہری باب بن گئی- انہوں نے یہ قربانی دیتے ہوئے جو اشعار اس موقع کی مناسبت سے پڑھے وہ بقائے دوام حاصل کر کے دوسرے مظلوموں کے لئے اسوہ بن گئے- جب ظالم دشمن ان کی شہادت کے درپے تھا تو انہوں نے کہا

و لست ابالي حين اقتل مسلماً
على اى شق كان لله مصرعى
و ذالك فى ذات الاله وان يشا
يبارك على اوصال شلو ممزّع

(بخاری کتاب المغازی باب غزوة الرجیع)

اگر میں مسلمان ہونے کے جرم میں قتل کیا جا رہا ہوں تو زہے قسمت مجھے اس کی کیا پرواہ کہ دشمن کے وار سے کس پہلو گرتا ہوں- اگر یہ ساری مصیبتیں اور یہ ساری قربانیاں اللہ تعالیٰ کی خاطر ہیں تو پھر میرے جسم کے کچلے ہوئے ٹکڑوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں برکات نازل ہو رہی ہوں گی کیونکہ یہ کچلے ہوئے ٹکڑے لاکھوں کروڑوں مظلوموں کی زندگی اور ان کی کامیابی اور سلامتی کا پیش خیمہ بن جائیں گے-

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کی بے حرمتی

نعشوں اور قبور کی بے حرمتی کا سلسلہ قدیم سے جاری ہے- لیکن اس قسم کی وحشت اور بربریت کا پہلا واقعہ جو تاریخ نے محفوظ کیا ہے وہ شہید مظلوم حضرت عثمانؓ کی نعش کی بے حرمتی کا ہے جو جاہل اور غصے سے بے قابو ہونے والے مصر اور دوسرے علاقوں کے جتھوں میں شامل نو مسلموں کی طرف سے وقوع پذیر ہوئی- روایات میں آتا ہے

"نبذ عثمان رضى الله عنه ثلاثة أيام لا يدفن؛ ثم ان حكم بن حزام القرشى ثم أحد بنى أسد بن عبدالعزى، و جبير بن مطعم بن عدى بن نوفل بن عبد مناف، كلما علياً فى دفنه، وطلبا اليه أن ياذن لأهله فى ذالك، ففعل، و أذن لهم على، فلما سمع بذلك قعدوا له فى الطريق بالحجارة، و خرج به ناس يسير من أهله؛ و هم يريدون به حائطاً بالمدينة، يقال له: حش كوكب، كانت اليهود تدفن فيه موتاهم؛ فلما خرج به على الناس رجموا سريره، و هموا بطرحه، فبلغ ذالك عليا، فأرسل اليهم يعزم عليهم ليكفن عنه، ففعلوا، فانطلق حتى دفن رضى الله عنه فى حش كوكب؛ فلما ظهر معاوية بن أبى سفيان على الناس أمر بهدم ذالك الحائط حتى أفضى به الى البقيع؛ فامر الناس أن يدفنوا موتاهم حول قبره حتى اتصل ذالك بمقابر المسلمين"-

(تاريخ الامم و الملوك للطبرى، الجزء الثانى صفحه ٦٨٧، دارالكتب العلميه بيروت لبنان)

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو تین دن تک شرپسندوں نے دفن کرنے میں رکاوٹ ڈالی- آخر تین دن کے بعد مدینہ کے کچھ بااثر لوگوں نے جن میں حضرت حکیم بن حزامؓ اور حضرت جبیر بن مطعمؓ بھی تھے، حضرت علیؓ سے حضرت عثمانؓ کے دفنانے کے بارے میں بات چیت کی اور یہ بھی درخواست کی کہ آپ اپنے خاندان کے لوگوں کو بھی اس میں مدد کے لئے کہیں- جب شرپسندوں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ راستہ میں پتھر لے کر بیٹھ گئے اور جنازہ گزرنے پر اس پر پتھراؤ کیا- مدینہ میں ایک احاطہ تھا جس کا نام حش کوکب تھا اور یہودی اس میں دفن ہوتے تھے- چونکہ جنت البقیع میں شرپسند حضرت عثمانؓ کے جسد مبارک کو دفن نہیں ہونے دیتے تھے اس لئے آپ کی نعش کو حش کوکب میں دفنانے کا پروگرام بنایا گیا- اور رات کے وقت آپ کی تدفین کی گئی- یہ احاطہ جنت البقیع سے کچھ فاصلے پر تھا- جب امیر معاویہ خلیفہ بنے تو انہوں نے احاطہ کی دیوار گرانے کا حکم دیا اور لوگوں کو تلقین کی کہ وہ اپنے مردوں کو اس خالی جگہ میں دفن کریں تاکہ یہ جگہ مسلمانوں کے قبرستان یعنی جنت البقیع میں شامل ہو جائے-

نعشوں کی بے حرمتی کے دیگر واقعات

اس کے بعد شہید مظلوم حضرت امام حسینؓ کی نعش مبارک کی بے حرمتی کا واقعہ آتا ہے- ان کا سر مبارک کاٹ کر یزید کے دربار میں پیش کیا گیا اور باقی جسم مبارک کربلا میں ہی رہا-

حضرت ابوایوب انصاریؓ کی تدفین قسطنطنیہ کی فصیل کے قریب ہوئی- عیسائیوں نے آپؓ کے مزار کی بے حرمتی کا ارادہ کیا تو بنوامیہ کے خلیفہ نے ان کو دھمکی دی کہ اگر تم نے ہمارے صحابیؓ کی قبر کی بے حرمتی کی تو ہم اس کا سختی سے انتقام لیں گے- اس ڈر سے وہ اس کام سے رک گئے-

(أسدالغابة فى معرفة الصحابة- ابن الأثير- المجلد الخامس صفحه١٤٣- دار احياء التراث العربى بيروت لبنان)

پھر جب عباسی دور آیا تو عباسیوں کے پہلے خلیفہ ابوالعباس سفاح نے اموی خلفاء کی قبروں کو اکھیڑ اور ان کی نعشوں کی بے حرمتی کی- ہشام بن عبدالملک جس کی نعش صحیح و سالم تھی اس کو نکلوایا- پہلے اس کو کوڑے لگوائے پھر سولی پر لٹکایا پھر اس کو جلا دیا-

(الكامل فى التاريخ، ابن اثير، المجلد الخامس- دارالكتب العلمية بيروت لبنان)

اقتدار کے نشے میں یہ سب کچھ کیا گیا مگر علمائے اسلام نے کبھی بھی ایسی حرکات کو پسند نہیں کیا اور واشگاف الفاظ میں ان کی مذمت کی- قبروں اور مردوں کی بے حرمتی میں اخلاقی گراوٹ دراصل غیر اسلامی روایات ہیں جو بدقسمتی سے انحطاط کے دور کے بعض بگڑے ہوئے مسلمانوں میں بھی راہ پا گئیں ورنہ درحقیقت اس بربریت کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں-

سپین میں عیسائیوں نے غلبہ پانے کے بعد مسلمانوں کے قبرستانوں کی سخت بے حرمتی کی- اسی طرح یہودیوں کے قبرستانوں کو بھی نہ بخشا گیا-

تاریخی واقعہ ہے کہ بعض عناصر نے سازش کرتے ہوئے یہ کوشش کی کہ حضور ﷺ کے مزار مبارک کی بے حرمتی کی جائے لیکن اس زمانہ کے مشہور مسلمان بادشاہ نورالدین زنگی کو خواب میں بتایا گیا کہ کچھ بدبخت حضور ﷺ کے مزار مبارک کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو اس عادل بادشاہ نے مدینہ میں آکر خواب کی تعبیر کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ دو عیسائی روضہ مبارک سے کچھ فاصلے پر رہائش پذیر ہیں اور وہ سرنگ لگا کر حضور ﷺ کے جسد مبارک کی بے حرمتی کا ارادہ رکھتے ہیں- ان عیسائیوں کو حسب جرم سزا دی گئی اور پھر حضور ﷺ کے مزار مبارک کے اردگرد تانبا اور سیسہ پگھلا کر ایسا پختہ انتظام کر دیا گیا کہ آئندہ کوئی بدبخت آپؐ کے مزار مبارک تک نہ پہنچ سکے-

(وفاء الوفا بأخبار دارالمصطفىؐ- تاليف نورالدين على الشافعى السمهودى- الجزء الاول صفحه٤٦٦- بمطبعة الآداب و المؤيد بمصر سنة ١٣٢٦ هجرية)

مشہور سکھ لیڈر بندہ بیراگی نے سرہند شریف کے قبرستانوں کی بے حرمتی کی، قبریں کھول کر نعشیں نکالیں ان سے وحشیانہ سلوک کیا اور ہڈیوں کو نذر آتش کر دیا-

(سکھ مسلم تاریخ حقیقت کے آئینے میں صفحہ ۱۵۷- ازابوالامان امرتسری)

انگریزوں کا جب سوڈان پر تسلط ہوا تو انہوں نے مہدی سوڈانی کی نعش کو قبر سے نکالا، اس کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور دریا میں بہا دیا اس طرح دوسرے مسلمانوں کی نعشوں کی بھی بے حرمتی کی-

(آئینہ تلبیس یا غار تگران ایمان مؤلفہ ابوالقاسم رفیق دلاوری صفحہ ۴۵۳- مطبعہ گیلانی الیکٹرک پریس لاہور- جنوری ۱۹۳۷ء)

انگریزوں نے جب ہندوستان پر قبضہ کیا تو لاہور میں مسلمانوں کے کئی مقبروں کو نیلام کرا دیا جنہیں گرا کر لوگوں نے مکانوں اور کوٹھیوں میں تبدیل کر دیا- کہا جاتا ہے کہ جو علاقے آج کل گوالمنڈی، ہال روڈ اور انارکلی کہلاتے ہیں یہ کسی زمانہ میں قبرستان تھے اور پھر ان کو ہموار کر کے یہاں آبادی بسائی گئی-

غرضیکہ ایک طرف وہ اخلاق ہیں جو اسلام سکھاتا ہے- حضورؐ کے ارشادات ہیں جن میں نرمی، رواداری، ہمدردی، احترام انسانیت اور احترام میت کے سبق دیئے گئے ہیں- دوسری طرف غضب سے مغلوب جاہلیت کے پرستار اور مذہب و اخلاق سے نابلد بے حوصلہ افراد اور گروہ ہیں جن کی وحشت اور بربریت سے انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے-

آنحضور ﷺ کی تعلیم تو سراسر رفق اور نرمی و تلطف پر مبنی تھی- آپؐ نے فرمایا

"ان الله رفيق يحب الرفق و يعطى على الرفق ما لا يعطى على العنف و ما لا يعطى على ما سواه"

(مسلم كتاب البر و الصله باب نهى من ضرب الوجه)

اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے- نرمی کو پسند کرتا ہے- نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا- بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا-

غرض اسلام کی ایسی حسین تعلیم کو بھلا کر جو لوگ خود اپنے لئے ذلت و خواری کا طریق اختیار کرتے ہیں کاش وہ سمجھیں کہ ہمارے پاک و مطہر رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان کو کیا تعلیم دی تھی اور آپؐ کا اسوہ حسنہ کیا تھا-

والله يهدى من يشآء الىٰ صراطٍ مستقيمٍ

احمدیت کی تبلیغ کرنے پر باپ کا بیٹے کے خلاف مقدمہ

(پریس ڈیسک) حافظ آباد پاکستان سے آمدہ اطلاع کے مطابق مکرم محمد اشرف جنجوعہ اور مکرم نصیر احمد شریف ساکنان حافظ آباد کے خلاف مؤرخہ ۶ مارچ ۱۹۹۷ء کو محمد اشرف جنجوعہ کے والد میاں محمد رفیق جنجوعہ نے تبلیغ کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۲۹۸-سی تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کروایا-

میاں محمد رفیق جنجوعہ ساکن مدینہ کالونی حافظ آباد نے پولیس کو درخواست دیتے ہوئے لکھا "میں اہل حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہوں- کچھ عرصہ پہلے میرا لڑکا محمد اشرف خفیہ طور پر قادیانی ہو گیا تھا جس کا علم ہونے پر میں نے اس سے قطع تعلق کر لیا اور اسے عاق کر دیا- اب محمد اشرف کھلم کھلا میرے دوسرے بیٹے خالد حسین، میرے بھتیجے عظمت اللہ اور میرے بھائی میاں محمد شریف کو قادیانی فرقہ کی تبلیغ کرتا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ محمد اشرف مذکور نے عظمت اللہ مذکور کو قادیانی فرقہ کی کتابیں اور رسائل دیئے ہیں- نیز نصیر احمد شریف اور محمد اشرف دونوں علی الاعلان قادیانی فرقہ کی تبلیغ اور اشاعت کا کام کرتے ہیں جو پاکستان کے قانون و آئین کے مطابق کھلم کھلا توہین اور خلاف ورزی ہے- اندریں حالات استدعا ہے کہ حسب ضابطہ نصیر احمد شریف اور محمد اشرف مذکوران کے خلاف قادیانی فرقہ کی سرعام تبلیغ و اشاعت کرنے پر پرچہ درج رجسٹر کر کے قرار واقعی سزا دلوائی جائے-"

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نواحمدی احباب کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں حق پر استقامت کی توفیق بخشے اور دشمنانِ دین کے ہر شر سے محفوظ رکھے-

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 081 553 3611

خطبہ جمعہ

درود کی حقیقت محبت سے ہے اور محبت کے بغیر درود کے کوئی بھی معنے نہیں ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۸ فروری ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۸ تبلیغ ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

قل يٰعبادی الذين اسرفوا علىٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله
ان الله يغفر الذنوب جميعاً انه هو الغفور الرحيم– و انيبوآ الى ربكم
و اسلموا له من قبل ان ياتيكم العذاب ثم لاتنصرون–
واتبعوآ احسن مآ انزل اليكم من ربكم من قبل
ان ياتيكم العذاب بغتةً و انتم لا تشعرون–

(سورہ الزمر ۵۴ تا ۵۶)

یہ آیات کریمہ ہیں جن کے حوالے سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر میں آپ کے سامنے پیش کر رہا تھا کہ آپ نے "یٰعبادی" کے خطاب سے کیا کیا مطالب نکالے ہیں اور ان کو مد نظر رکھ کر اس آیت کا مضمون سمجھنا اور اس سے استفادہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ تو فرماتے ہیں "اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ ماحصل اس آیت کا یہ ہے کہ جو لوگ دل و جان سے تیرے یا رسول اللہ!" یا بمعنی اور نہیں بلکہ اے رسول مراد ہے تو یاد رہے کہ "جو لوگ دل و جان سے تیرے یا رسول اللہ! غلام بن جائیں گے ان کو وہ نور ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو ان کو غیر اللہ سے رہائی دے دے گا۔" تو محبت اور عشق کا بخشا جانا یہ غیر اللہ سے رہائی کے لئے ضروری ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو میں گزشتہ خطبے میں بیان کر چکا ہوں اس کے بعض اور پہلو ایسے ہیں جو زیادہ وضاحت کے ساتھ کھولنے والے ہیں۔

فرماتے ہیں "اور اسی دنیا میں ایک پاک زندگی ان کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے"۔ "نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے"۔ دراصل انسان یا اپنے نفس کا غلام اور اپنی خواہشات کا عاشق ہوتا ہے یا اللہ کا اور اللہ کے رسول کا، درمیان میں باقی کوئی اور منزل ہی نہیں ہے۔ جو بھی محبوب ہو خدا اور اس کے رسول کے سوا یعنی ان کے مقابل پر وہ سب نفس کی عبادت کرنے کا دوسرا نام ہے۔ اس کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں اور اس عبادت میں کوئی زندگی نہیں ہے اسی کا نام موت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو کیسی عمدگی اور قوت کے ساتھ کھولا ہے کہ "نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے"۔ "اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے انا الحاشر الذی يحشر الناس علىٰ قدمی" کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں وہ حشر برپا کرنے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے۔

فرمایا "اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے انا الحاشر الذی يحشر الناس علىٰ قدمی" "یعنی میرے قدم پر لوگ اٹھائے جائیں گے "یعنی میں وہ مردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں" یعنی اٹھائے جائیں گے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ترجمہ فرمایا ہے "اٹھائے جاتے ہیں" چونکہ مضارع کے دونوں ترجمے ممکن ہیں 'جاتے ہیں، اٹھائے جائیں گے'۔ تو آپ نے یہ بہت زیادہ پر حکمت ترجمہ فرمایا۔ میں نے غلطی سے یہ ترجمہ سرسری طور پر کیا "اٹھائے جائیں گے" مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس دنیا میں ہی لوگ جو زندہ ہوتے ہیں وہ مردے جو صدیوں سے گڑے ہوئے تھے وہ محمد رسول اللہ ﷺ نے زندہ کر دیئے۔ یہ مستقبل کا وعدہ نہیں اس دنیا میں ہوتا ہے اور سامنے ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور اگر یہ حقیقت کھل کر سامنے نہ آتی تو پھر یہ قرآن کریم کا دعویٰ کہ تم اس بندے کی غلامی کرو گے تو تم خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہو سکتے یہ دعویٰ محض ایک دعویٰ رہتا اس کا کوئی ثبوت نہ ہوتا۔ پس آنحضرت ﷺ نے جو گناہوں کی قبروں میں گڑے ہوئے مردے زندہ کر کے دکھا دیئے یہ ثابت کر دیا کہ اللہ ہر گناہ بخش سکتا ہے اور ہر گناہ خدا تعالیٰ کی بخشش کے تابع ایسا بخشا جائے گا جیسے اس کا وجود ہی کوئی نہیں تھا، از سر نو ایک نئی زندگی تمہیں عطا کی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی مضمون کے متعلق مزید بیان فرماتے ہیں "انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ" غلام ہوئے بغیر فیض ممکن نہیں ہے اور غلام ہونے کا نام گناہوں سے نجات ہے۔ پس یہ خیال کہ گناہوں میں مصروف رہو اور نجات کی توقع رکھو یہ بالکل ایک باطل خیال ہے جس کا ان آیات سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ مراد یہ ہے کہ اگر زندگی میں تمہیں غلامی کی توفیق مل گئی پھر تمہارے پچھلے گناہ خواہ پہاڑوں کے برابر بھی ہوں وہ ایسے ختم کر دیئے جائیں گے، فنا کر دیئے جائیں گے گویا ان کا وجود کوئی نہیں تھا۔ "پس اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے 'قل يٰعبادی الذين اسرفوا علىٰ انفسهم'۔ اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم ﷺ کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو سب حکموں پر کار بند رہو"۔ پس درود کا تعلق بھی یہ غلامی میں لانے کے لئے ایک بہت ہی اہم تعلق ہے اور درود کا تعلق پھر اسی محبت سے ہوا کرتا ہے جو دراصل ہر مصیبت سے نجات بخشنے والی محبت ہے یعنی اللہ اور رسول کی محبت۔ جتنا آنحضرت ﷺ سے محبت ہو اسی قدر دل کی گہرائی سے درود اٹھ سکتے ہیں، اٹھتے ہیں اور اگر یہ محبت نہ ہو تو وہ درود بالکل بے معنی اور لغو ہیں ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ زبان سے درود اٹھنا جن کی جڑیں دل سے نہ پھوٹ رہی ہوں وہ ایسے ہی درخت ہیں جن کی جڑیں اکھڑ چکی ہوں ان کا جڑوں سے کوئی تعلق نہ رہے وہ ہزار سال بھی رہیں تو پھل نہیں لا سکتے۔ **پس درود کی حقیقت محبت سے ہے اور محبت کے بغیر درود کے کوئی بھی معنے نہیں ہیں۔**

پس آپ فرماتے ہیں "آپؐ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو، سب حکموں پر کار بند رہو"۔ یہ بھی ایسا سلسلہ ہے جیسا کہ میں نے بیان پہلے بھی کیا تھا محبت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ یہ آسان کام نہیں ہے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی اور پھر ایسی غلامی کہ ایک بھی حکم سے انسان باہر نہ جائے۔ یہ بہت بڑا دعویٰ ہے اور اسے محبت آسان کر سکتی ہے اس کے بغیر یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے بار بار آپ کو یاد دہانی کروا رہا ہوں کہ اس مضمون کی مشکلات کو بھی سمجھیں۔ کہنے میں بہت آسان باتیں ہو گئی ہیں مگر جتنا غور کریں گے اس کی مشکلات آپ کو پہاڑوں کی طرح سامنے دکھائی دیں گی۔ بعض دفعہ ایک عادت بھی انسان سنت اختیار کرنے کی خاطر چھوڑ نہیں سکتا اور وہ جو ہزاروں ایسی عادتوں میں جکڑے ہوئے ہوں ان کو یہ کہہ دینا کہ

اطاعت کرو تو تم نجات پا جاؤ گے یہ حل کی طرف اشارہ کرنے والی بات تو ہے لیکن حل پر عمل کروانے کے لئے یہ بات کافی نہیں- کیونکہ اگر کسی کو کہا جائے یہ دیکھو یہ پہاڑ ہے اس کی چوٹی پہ چڑھ جاؤ تو تمہیں دور دور کی عجیب چیزیں دکھائی دیں گی جو تم نے پہلے کبھی نہ دیکھی ہوں اور وہ پہاڑ ایسا Steep ہو، اتنا تیزی سے اوپر چڑھ رہا ہو کہ بڑے بڑے ماہرین کے بھی پتے پانی ہو جائیں اس کی وسعتوں کو دیکھ کر. تو کوئی آدمی کہے میں نے تو تجھے دکھا دیا تھا کہ یہ رستہ ہے اور پھر تو نے نہیں سفر کیا یہ تیرا قصور ہے تو یہ جو معمہ ہے، مشکل کا اور آسان کا، ان دونوں کا آپس کا تعلق، اس سلسلے میں کچھ باتیں میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کی تھیں اب میں مزید اس مضمون کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جب انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسا محو ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی نہیں رہتا تب اس فنا کی حالت میں ایسے الفاظ بولے جاتے ہیں کیونکہ اس حالت میں ان کا وجود درمیان نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل یٰعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً یعنی ان لوگوں کو کہہ دو کہ اے میرے بندو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو خدا تمام گناہ بخش دے گا- اب دیکھو اس جگہ "یا عباداللہ" کی جگہ "یٰعبادی" کہہ دیا گیا حالانکہ لوگ خدا کے بندے ہیں نہ آنحضرت ﷺ کے بندے مگر یہ استعارے کے رنگ میں بولا جاتا ہے- ان امور پر غور کرتے ہوئے جو ایک حقیقت انسان کے سامنے ابھرتی ہے یا ابھرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے غلام کے معنوں ہی میں استعمال کیا ہو آنحضرت ﷺ کو یہ کیوں فرمایا کہ تو ان سے کہہ دے میرے بندو- اس کلام میں اشتباہ کا ایک خطرہ تو بہرحال رہتا تھا تو ضرورت کیا تھی، اس میں حکمت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے اپنے بندوں کو آپؐ کے سپرد اس طرح کر دیا کہ وہ مخاطب کرتے ہوئے یہی لفظ بولیں کہ اے میرے بندو- اصل بات یہ ہے کہ جو وعدہ کیا جا رہا ہے وہ بہت بڑا ہے اور گنہگاروں کو جب مخاطب کیا جا رہا ہو کہ تم خدا کی بخشش سے مایوس نہ ہو تو جتنا بڑا گنہگار اتنا ہی خدا کے تصور سے دور- اب اس کو ایک فرضی بات پر یقین کیسے آئے گا، یہ تو ناممکن ہے نہ اس نے خدا دیکھا نہ سنا، نہ اس سے کبھی دل میں تعلق پیدا ہوا-

اب بعض دفعہ کسی صدمے کے نتیجے میں، بعض دفعہ ویسے ہی اللہ تعالیٰ دل کی آنکھیں کھول دیتا ہے اس کو توجہ پیدا ہو اور وہ کہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے بخشش مانگنی ہے تو کس خدا سے کس حد تک بخشش کی امید رکھ سکتا ہے- جب تک کوئی نمونہ سامنے نہ ہو انسان اس بات پر ایمان نہیں لا سکتا- پس آنحضرت ﷺ وہ ظاہری نمونہ تھے بخشش کا جس سے بڑھ کر بخشنے والا اور رحم کرنے والا کوئی انسان کبھی پیدا نہیں ہوا- آپؐ کی ساری زندگی ایک بخشش کا اتنا عظیم اور پاک نمونہ تھی کہ انبیاء کی زندگی کو بھی آپ گہری نظر سے دیکھیں، جانچیں، تلاش کریں، مگر آپ کو آنحضرت ﷺ کا سا وجود انبیاء کے زمرے میں بھی کہیں دکھائی نہیں دے گا یعنی اس شان کا وجود-

رحمت اور بخشش کا آپؐ ایسا کامل نمونہ تھے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آپؐ کے متعلق فرماتا ہے "بالمؤمنین رؤف رحیم" وہ مومنوں کے لئے خدا تعالیٰ کی دو صفات کا ایسا مظہر تھا کہ گویا اللہ تعالیٰ نے وہ صفات اس کو عطا کر دیں- رؤوف، بے انتہاء رافت کرنے والا اور شفقت کرنے والا اور رحیم، بار بار رحم کرنے والا- ایک دفعہ غلطی ہوئی، دوسری دفعہ ہوئی، تیسری دفعہ ہوئی پھر رحم کرنے والا اور ذاتی معاملات میں گناہ بخشنے والا مگر اللہ کے معاملات میں اس کی امانت بخشش کی راہ میں حائل ہو جاتی تھی- یہ وہ مضمون ہے جس کو سمجھانے کی خاطر آنحضرت ﷺ کو اپنی نمائندگی میں یہ حق دیا کہ تو کہہ دے میرے بندو- اب یہ دو باتیں آنحضرت ﷺ کی سیرت کا ایک اتنا نمایاں پہلو ہیں کہ اس کو نظرانداز کرنے کے نتیجے میں بہت سے لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں-

آنحضور ﷺ اپنے نفس کے معاملے میں اتنے رحیم تھے کہ آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا- وہ غلام جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا کیا ان کی روایات آپ پڑھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے- بارہا غلطیاں کیں، بارہا وعدے کئے اور نہیں پورے ہو سکے- رسول اللہ ﷺ کسی کام پہ بھجواتے ہیں اور جا کے کھیل میں لگ جاتا ہے وہ کام بھول جاتا ہے مگر حضور اکرم ﷺ خود آتے ہیں پوچھتے ہیں کیا ہوا تھا اور کوئی سرزنش نہیں- خود کام کرتے ہیں- اپنی ازواج مطہرات سے جو آپؐ کا حسن سلوک ہے وہ رحیمیت اور رأفت دونوں کا ایک ایسا نمونہ ہے کہ دوسرے انسان میں دکھائی نہیں دیتا- مگر جہاں مالک تھے اپنے معاملات کے وہاں بخشش بے انتہا، جہاں خدا کی طرف سے نمائندہ تھے اور امین تھے وہاں یہ فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا- یہ وہ حیرت انگیز مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالے کے بغیر سمجھا ہی نہیں جا سکتا- خدا تعالیٰ بھی اس لئے رؤف رحیم اور بے مثال رؤف رحیم ہے کہ ہر چیز کا مالک ہے- پس آنحضرت ﷺ اس حد تک رستہ دکھاتے ہیں کہ جو آپ کے قبضے میں چیز تھی، جس کے آپ مختار تھے اس میں بے انتہا رحم کیا ہے، بے حد بخشش سے کام لیا ہے- جس میں خدا مالک تھا آپ نے کوئی تصرف نہیں کیا، ادنیٰ سا بھی تصرف نہیں کیا- مگر اللہ مالک ہے اس لئے محمد رسول اللہ پر انسان ٹھہر سکتا ہی نہیں کیونکہ ایک ایسے مالک کی طرف آپ کو بلایا جا رہا ہے جو ہر قسم کے گناہ بخش سکتا ہے- آنحضرت ﷺ کے اختیار میں جتنے تھے وہ آپؐ نے بخش کے دکھا دیئے جو اختیار میں نہیں تھے وہ خدا سے ملے بغیر بخشے جا ہی نہیں سکتے- اس لئے محمد رسول اللہ ﷺ کا نمونہ وہاں تک دکھایا جہاں تک انسانی اخلاق ترقی کر سکتے ہیں اور اس کے بعد جب اللہ کی حد شروع ہو جاتی ہے وہاں آپ اس مقام پر ٹھہر جاتے ہیں اور بندوں کو خدا کے سپرد کر دیتے ہیں- پس اپنے پاس آپؐ نے کسی بندے کو روکا ہی نہیں- ہر بندہ جو آپ کا بندہ بنا اس کو خدا کے سپرد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا اور وہ لوگ پھر "عبادالرحمٰن" بن گئے- چنانچہ جہاں ایک طرف یہ فرمایا "یٰعبادی" وہاں دوسری طرف "عبادالرحمٰن" کی صفات بیان فرمائی ہیں کہ اب یہ بندے جو محمد رسول اللہ کے بندے تھے یہ رکے نہیں جب تک "عبادالرحمٰن" نہ بن گئے ہوں- اور جب اللہ کے، رحمان کے بندے بن جائیں پھر ان کی کیا کیا شان ظاہر ہوتی ہے وہ ساری باتیں ان آیات میں بیان فرمائی گئی ہیں-

تو عباد کا جو مضمون ہے قرآن کریم کے حوالے سے وہ میں آپ کے سامنے مزید کھولوں گا مگر یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس میں نے آپ کو پڑھ کے سنایا ہے اس میں یہی بات بیان فرمائی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک وسیلہ تھے جو خدا کے بندوں کو بندہ بنا بنا کے اپنے آقا کے سپرد کرتے تھے تو ان بندوں کا جو خدا کے بندے کہلاتے ہیں پہلے بندہ بننا تو ثابت ہوا اس کے بغیر وہ کیسے بخشش کے طلبگار ہو سکتے ہیں- اس سلسلے میں قرآن کریم نے جو مختلف مضامین بیان فرمائے ہیں میں ان کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں-

انابت کے متعلق میں نے عرض کیا تھا کہ اس میں دراصل محبت کا بھی مضمون ہے اور انابت کے نتیجے ہی میں دراصل انسان گناہوں پہ قابو پا سکتا ہے اور انابت کے نتیجے ہی میں اس دنیا میں عذاب سے مخلصی ہو سکتی ہے- اور یہ مضمون بہت گہرا اور لازمی ہے اس کو سمجھے بغیر آپ بخشش کی اور آئندہ زمانے یعنی مرنے کے بعد کی امیدیں قائم نہیں کر سکتے- ان امیدوں پر آپ کو یقین نہیں آ سکتا کیونکہ جب تک اس دنیا میں انابت کے نمونے آپ کے سامنے نہ ہوں اس وقت تک اس دنیا میں کیا ہو گا اس کے متعلق آپ کوئی یقین نہیں کر سکتے- تو اس کے لئے ایک تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے حوالے سے ہمیں یہ مضمون سمجھایا دوسرا روزمرہ کے تجربے سے بھی خدا تعالیٰ اسی مضمون کی طرف توجہ دلاتا ہے- فرمایا "افلم یروا الیٰ ما بین ایدیھم و ما خلفھم من السمآء والارض ان نشاء نخسف بھم الارض او نسقط علیھم کسفاً من السمآء ان فی ذالك لاٰیۃً لكل عبدٍ منیبٍ" وہاں بھی عبد اور انابت کا ذکر تھا عبد بنو اور منیب بنو اور اس آیت میں بھی عبد اور منیب بننے کا ذکر ہے اور مضمون یہی ہے کہ تمہیں عذاب سے اگر نجات چاہئے تو عبد منیب بن کے دیکھو خدا تمہیں کس طرح بچاتا ہے- چنانچہ فرماتا ہے تم نے دیکھا نہیں جو تمہارے سامنے ہے "افلم یروا" ان لوگوں نے دیکھا نہیں کہ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے آسمان اور زمین میں سے جو کچھ بھی ہے "ان نشا نخسف بھم الارض او نسقط علیھم کسفاً من السمآء" ان کے لئے تو نہ زمین محفوظ ہے نہ آسمان محفوظ ہے- یہ عجیب مضمون فرمایا گیا ہے کہ تم بڑے امن سے بظاہر چلتے پھرتے ہو اور سمجھتے ہو کہ جو عذاب ہے کوئی اتفاقی واقعہ ہے- آسمان کے نیچے، ایک محفوظ چھت کے نیچے اپنے آپ کو محفوظ سمجھ رہے ہو اور سمجھتے ہو کہ یہ اتفاقی حادثہ ہے لیکن کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اگر ہم چاہتے تو زمین میں ان کو دھنسا دیتے زمین ان کو لے ڈوبتی اور آسمان سے جو ٹکڑے برستے ہیں یعنی اجرام فلکی وہ ان کا کچھ بھی نہ چھوڑتے- ان کی تباہی کے لئے یہ دونوں چیزیں کافی تھیں- اب نہیں دیکھا سے کیا مراد ہے، ان لوگوں نے نہیں دیکھا- قرآن کریم کی دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اس مضمون میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زمین میں پھرو، غور کرو تو تمہیں یہ حقیقتیں سمجھ آ جائیں گی-

دنیا میں جو بڑی بڑی حیوانی یا انسانی نسلیں تباہ و برباد ہوئی ہیں ان کے دو ہی طریقے تھے جو ہمیں قدرت میں ملتے ہیں یا ایسے عظیم زلزلے آئے ہیں، ایسے ہیبت ناک زلزلے آئے ہیں کہ وہ لوگ زمین میں دھنس گئے اور بڑی بڑی قومیں ہیں جن کے اب سراغ مل رہے ہیں ان کا نشان بھی نہیں ملا- زمین یوں پھٹی ہے اور ان کو لے ڈوبی ہے اپنے اندر، پھر مل گئی اور جانور بھی بکثرت اسی طرح زمین کا لقمہ بن گئے یعنی زمین پھٹتی رہی اور وہ جانور ان میں ڈوبتے اور غرق ہوتے رہے اور پھر ان پر زمین پھر مل گئی اور یا آسمان سے Meteors کی بارشیں ہوئی ہیں اور بعض دفعہ اتنی زبردست ہوئی ہیں کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا جو ڈائنا سورس کی نسل ہے یہ آسمانی بارش کے نتیجے میں برباد ہوئی ہے یعنی سمندر میں اتنا بڑا Meteor یعنی آسمان کا ایک ٹکڑا گرا ہے، اجرام فلکی میں سے ایک بڑا ٹکڑا گرا ہے کہ اس نے مدتوں سورج سے زمین کا واسطہ کاٹ دیا- اتنی بڑی دھند اٹھی ہے اتنے بڑے بادل بنے ہیں کہ جو ساری زمین پر چھا گئے اور

ان جانوروں کے لئے نہ سبزی کھانے کے لئے رہی نہ کوئی اور غذا- اور یہ ساری ڈائناسورس کی نسل چند ہزار سال کے اندر اندر فنا ہوگئی یا لاکھ سال کے اندر فنا ہوگئی لیکن جو کائنات کا عرصہ ہے اس میں چند ہزار یا چند لاکھ سال ایک بہت ہی معمولی عرصہ ہے مگر یہ عذاب آسمان سے اترا تھا- تو دو ہی طریق ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم دیکھو تو سہی آسمان سے بھی ہم جب فیصلہ کرتے ہیں تو ایسی بارش برساتے ہیں کہ نیچے جس زندگی کو فنا کرنا مقصود ہو اس کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑتے اور زمینیں بھی پھٹتی ہیں- اب دیکھو کتنے بڑے بڑے جنگلات اور کتنی بڑی بڑی یہ جانوروں کی نسلیں زمینوں میں دفن پڑی ہوئی ہیں، یہ ثبوت ہے جو سامنے ہے- اس کے بعد فرمایا "ان فی ذالك لاٰیةً لکل عبدٍ منیبٍ" اس میں نشان ہے ایک بہت بڑا ہر اس عبد کے لئے جو اللہ کی طرف جھکنے والا ہو کہ نجات ہے تو خدا سے ہے اور منیب ہوئے بغیر تم عبد بنتے نہیں ہو- اس لئے اللہ کے بندے بنو گے تو اللہ کی کائنات سے ہر پہلو میں امن میں آجاؤ گے نہ زمین تمہیں کھا سکے گی نہ آسمان نگل سکے گا- تو اگر تم نے باقی رہنا ہے اور دنیا میں بھی اگر باقی رہنا ہے تو یہی ایک طریق ہے، آخرت کی بات تو بعد میں آئے گی- دنیا میں ان تاریخی حقائق کی طرف قرآن کریم اشارہ فرما کر ایک قطعی یقینی دلیل پیش کرتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عبد منیب بچائے جائیں گے تو یہ اس کا ایک نظام ہے جس پر غور کرنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے-

اسی تعلق میں قرآن کریم فرماتا ہے "والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا و انابوآ الی الله لھم البشریٰ فبشر عباد"- کہ خدا کے بندہ بننا چاہتے ہو تو دو بندے نہیں بن سکتے بیک وقت- یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ تم طاغوت کے بھی بندے ہو اور اللہ کے بھی بندے رہو- شیطان کے بھی بندے ہو اور دنیا میں جو سرکش لوگ ہیں ان کے پیچھے چل رہے ہو اور ساتھ ہی اللہ کے بھی بندے بن جاؤ- تو ایک بندگی سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے اور وہ طاغوت کی بندگی ہے- فرمایا "والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا" وہ لوگ جو ہر سرکش سے اجتناب کرتے ہیں کنارہ کشی کرتے ہیں اور اس وجہ سے "ان یعبدوھا" کہ کہیں اس کی عبادت ہی نہ کرنے لگیں اور یہ بھی ایک بڑا ہی عظیم فطرت کا ایک راز ہے جو خدا تعالیٰ اس میں کھول رہا ہے-

جو جابر لوگ ہوں جو باغیانہ روح رکھتے ہوں اور بغاوت کی طرف آمادہ کرنے والے ہوں اگر کوئی انسان ان کے قرب میں رہے گا تو ان کی عبادت کئے بغیر رہ نہیں سکتا یعنی کلیتہً ان کے حضور سجدہ ریز ہوئے بغیر ان کا قرب نصیب ہو ہی نہیں سکتا- پس جابر لوگ اور بدمعاش لوگ اور ان کے ساتھ جو لوگ پھرتے ہیں ان کا یہی تعلق ہوتا ہے جو سب سے زیادہ جابر اور بغاوت کی تعلیم دینے والا ہے اپنے متعلق بغاوت کا ایک ذرہ بھی برداشت نہیں کر سکتا- اور جتنی بھی کہانیاں یا واقعات مافیا کے آپ سنتے ہیں ان میں یہ بات بڑی نمایاں طور پر آپ کو دکھائی دیتی ہے کہ مافیا کے جو بڑے بڑے سربراہ ہیں وہ ہر نظام کے خلاف اپنے چیلوں چانٹوں کو بغاوت کے لئے آمادہ کرتے، اس پر تیار کرتے، ان کو تحفظ دیتے اور اس طرح وہ نظام کو بالکل بے بس اور بے کار کر کے دکھا دیتے ہیں مگر اپنے متعلق اگر آنکھ میں ادنیٰ سی میل دیکھیں گے تو بلا تردد اس کو مروا دیتے ہیں ذرہ بھی رحم سے کام نہیں لیتے خواہ اپنا عزیز ترین قریبی کیوں نہ ہو باپ بیٹوں کو مروانے میں قطعاً کوئی تردد نہیں کرتے اور یہی مضمون ہے جو قرآن کریم بیان فرما رہا ہے- کہتا ہے وہ سرکش لوگ جو نظام کے باغی ہوں تم اگر ان کے قریب رہو گے تو لازماً ان کی عبادت کرنی پڑے گی اس کے بغیر تمہارا ان کے ساتھ قرب رہ ہی نہیں سکتا- ہر ایسے موقع سے دور بھاگو- جابر کو دور کا سلام اگر ضروری ہو تو اس سے زیادہ اس کے ساتھ کوئی قرب کا تعلق نہ رکھو ورنہ بدصحبت کے بداثرات کی بات نہیں فرما رہا- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے عباد بنو گے تم، ان کے عبد بنے بغیر تمہارے لئے چارہ کوئی نہیں ہوگا- تو ہر ایسی مجلس سے دور بھاگنا اور ہر ایسے حاکم سے پرے ہٹنا جو جابر ہو، ہر وہ شخص جو بغاوت کی تعلیم دینے والا ہو اس سے کنارہ کشی کے بغیر اللہ تعالیٰ کے عباد بننے کی آپ میں صلاحیت ہی پیدا نہیں ہو سکتی-

تو قرآن کریم جو مشکل مضامین بتاتا ہے ان کے رستے بھی دکھاتا ہے بہت بلندی ہے مگر بچنے کے یہ یہ طریقے ہیں بغیر علم کے تم کیسے عباد اللہ بن جاؤ گے- یہ جانو کہ فلاں کی عبادت سے بچنا ہے اور وجوہات بیان فرما دیں کیوں بچنا ہے- اس لئے کہ تمہیں بے اختیار کر دیں گے وہ، تم میں طاقت ہی نہیں رہے گی کہ ان کے اثر سے باہر رہ سکو- پھر فرماتا ہے " اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا و انابوا الی الله" پھر ان میں یہ طاقت پیدا ہوگی کہ اللہ کی طرف انابت کریں جب ایک جگہ سے تعلق توڑ بیٹھے اور برائیاں سمجھ آگئیں اور برائیاں سمجھنے کے نتیجے میں دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ خدا کی طرف جھکیں ان کے متعلق فرمایا "لھم البشریٰ فبشر عباد" ان کے لئے بہت بڑی خوش خبری ہے، پس میرے بندوں کو خوشخبری دے دو- "الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه" وہ لوگ جو بات سنتے ہیں پھر اس میں سے جو بہترین ہے اس پر عمل کرتے ہیں "اولٰئك الذین ھدٰھم الله و اولٰئك ھم اولوا الالباب" یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ ہدایت عطا فرماتا ہے اور یہی عقل والے لوگ ہیں- اب آپ دیکھیں کہ جس آیت کی میں نے تلاوت کی تھی بعینہ وہی بات ہے جو ایک اور رنگ میں سمجھائی جا رہی ہے وہاں آپ نے دیکھا عباد اور جو اسراف کرنے والے ہیں وہ عباد جو اسراف کرنے والے تھے جنہوں نے بہت بڑے بڑے ظلم کئے تھے اور زیادتیاں کی تھیں ان کو فرمایا ہے کہ تم نے خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے اور طریقہ یہ بتایا "انیبوا الیٰ ربکم" اللہ کی طرف جھکو اور اللہ کی محبت کے نتیجے میں اس کی طرف مائل ہو-

اور تیسری آیت میں فرمایا "واتبعوآ احسن مآ انزل الیکم من ربکم" کہ تم جو بھی تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا ہے اس کا بہترین حصہ پکڑا کرو اپنے ارادے بلند رکھو، اپنے حوصلے اونچے کرو اور اس بات پر راضی نہ ہوا کرو کہ جو کم سے کم تم سے توقع کی جا رہی ہے اتنی ہی پوری کر دو، اونچی توقعات رکھو پھر تمہارے لئے یہ معاملہ آسان ہوگا مشکل نہیں ہوگا- اور اس میں بھی ایک بہت ہی گہرا فطرت کا راز ہے جو بیان فرمایا گیا ہے- جو لوگ تھوڑے پر راضی ہوں اور تھوڑے پر ہاتھ مارنے کی کوشش کریں ان کے لئے تھوڑے پر قائم رہنا بھی ممکن نہیں ہوا کرتا کیونکہ انسان اپنے ارادے کو ہمیشہ، اکثر اوقات پوری طرح مکمل طور پر پورا نہیں کر سکتا- پس جو شخص یہ کہے کہ میں یہ نہیں کروں گا وہ لوگ اس کم سے کم پر بھی کبھی پورے نہیں ہوا کرتے- جو بلند ارادے رکھیں ان کا ماحصل اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے جو کم ارادے لے کر ایک سفر شروع کرتے ہیں- چنانچہ بسا اوقات جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے پاس ہونے کی نیت کی تھی مگر جن کی نیت یہ ہو کہ ہم نے اول آنا ہے ریکارڈ توڑنے ہیں ان کو ہم نے دیکھا ہے کہ وہ فرسٹ کلاس بھی لیں تو روتے ہیں کہ ہم صرف سکول میں اول آسکے، ہم نے تو سارے علاقے میں اول آنا تھا- جو سارے علاقے میں اول آئیں وہ اس بات پہ روتے ہیں کہ یقین تھا کہ ریکارڈ توڑ لیں گے مگر نہیں توڑ سکے تو ان کا ماحصل ان کے لئے خوشی کی بجائے اس لئے دکھ کا موجب بنتا ہے کہ جتنی بلند توقعات تھیں اتنی پورا نہیں کر سکے-

اس راز کو جس طرح خدا نے سمجھایا ہے اس کو سمجھ کر جب انبیاء کی زندگی کا حال دیکھتے ہیں تو ان کی گریہ وزاری کی سمجھ آجاتی ہے- کتنے بڑے بڑے ارادے لے کر وہ لوگ نکلے تھے اللہ کے تعلق میں، اس کے حضور اپنا سب کچھ پیش کر دینے میں، اس کے حضور اپنی روحوں کی گردنوں پر چھریاں پھیر دینے کے لئے ہمیشہ آمادہ اور تیار اور خواہشات یہ کہ آناً فاناً ہم وہ انقلاب برپا کر دیں جو عظیم انقلاب ہے جو ان کے سپرد کیا گیا ہے- وہ حشر برپا کر کے دکھا دیں جو قدموں سے اٹھایا جانا تھا جس کے متعلق خدا نے فرمایا کہ اے محمدؐ تیرے قدموں سے حشر برپا ہوگا اور صبر میں روتے روتے زندگی کاٹی- راتوں کو اٹھ کر گریہ وزاری کی خدا کے حضور کہ وہ حاصل نہیں ہو رہا جو میں کرنا چاہتا ہوں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ نہیں ہو سکتا- بعض لوگ ایسے ہیں جن کی اصلاح ہو ہی نہیں سکتی، ان کے خلاف خدا کا فیصلہ ہو چکا ہے ان کے لئے تو روتا ہے اور ان کے لئے اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے- تو ارادے بلند تھے اس لئے جو بھی حاصل ہوا ہے وہ تھوڑا دکھائی دیا ہے مگر اس مقام سے تھوڑا دکھائی دیا ہے جس مقام پر فائز تھے- اس ادنیٰ مقام سے جس میں ہم ہیں جب محمد رسول اللہ ﷺ کی کامیابیوں کو دیکھتے ہیں تو انسان حیرت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے- ایک چھوٹی سی زندگی میں صرف ساڑھے باسٹھ سال کی زندگی پائی ہے اتنا بڑا انقلاب برپا کر دیا ہے سارے عرب پر اسلام کو مسلط کر کے دکھا دیا عرب کے کناروں سے جس طرح سیلابی لہریں اچھل اچھل کر باہر جاتی ہیں اس طرح ان کناروں سے اچھل اچھل کر اسلام باہر نکلا ہے اور دور دور تک دوسری حکومتوں اور سرزمینوں پہ پھیل گیا ہے- چین تک جا پہنچا اور حالت یہ ہے کہ راتیں رو رو کر گریہ وزاری سے بسر ہو رہی ہیں بخششیں طلب کرتے ہوئے، اے اللہ مجھ سے کوئی کوتاہی ہوئی مجھے معاف فرما دے- تو جتنے بلند ارادے کرو گے اتنا تمہارا کچھ حاصل کرنے کا امکان ہوگا جتنی چھوٹی ہمتیں رکھو گے اتنا کم امکان ہوگا-

پس احسن کے لفظ پر اس موقع پر زور دینا کہ گناہ گار آئے ہیں ابھی توبہ کی ہے ان سے یہ توقع کہ بہترین کر کے دکھا دیں یہ کیسے ہو سکتا ہے- کسی انسان نے یہ کلام بنایا ہوتا تو کبھی یہ نہ کہتا- انسان نے یہ کلام بنایا ہوتا تو کہتا ٹھیک ہے تم توبہ کر رہے ہو اب تھوڑی تھوڑی کرنا بلند باتوں پہ ہاتھ نہ ڈالنا یہ اوپر کے لوگوں کے لئے ہیں تو اپنی توفیق کے ساتھ ساتھ رہنا- ادھر توبہ اور ادھر اچانک جو احسن ہے اس پر ہاتھ ڈالو، جو سب سے بلند تعلیم ہے اس کو پکڑو اس لئے کہ بلندی کے اوپر ہاتھ ڈالنا ادنیٰ مراتب کے یقینی ہونے کے لئے

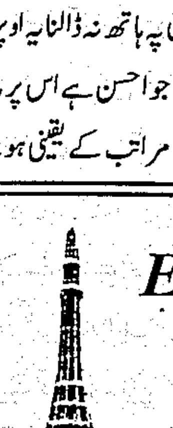
Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

ایک قطعی طور پر ضامن بات بن جاتی ہے- جس نے ہمالہ کی چوٹی سر کرنی ہے وہ کم سے کم "بیس کم" تک تو پہنچے گا ہی نا- لیکن جس نے ایک چھوٹی سی پہاڑی، ایک ٹیلے پر چڑھنا ہے وہی اس کی دنیا ہے وہی اس کی عظمتیں اور رفعتیں ہیں ان سے آگے وہ جا ہی نہیں سکتا پھر- بعض لوگ ٹیلہ بھی نہیں چڑھ سکتے وہ بیچ میں پھنس کے رہ جاتے ہیں-

تو قرآن کریم نے جو مضامین بیان فرمائے ہیں ان پر آپ غور کر کے دیکھیں کس طرح رستوں کو مشکل دکھاتے ہوئے آسان کرتا چلا جاتا ہے، کوئی پہلو باقی نہیں چھوڑتا- فرمایا "اولئك الذين هدٰهم الله" یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہدایت دے دی ہے- "یهدی" کا وعدہ نہیں ہے، یہ بھی بڑی عظیم بات ہے- فرمایا "الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه" وہ لوگ جو بات سنتے ہیں اور پھر سب سے اعلیٰ بات اس میں سے جو ہے اس کو اختیار کر لیتے ہیں کہ ہم نے یہ کرنا ہے "اولئك الذين هدٰهم الله" یہ وعدہ نہیں ہے کہ ان کو ہدایت دے گا- فرمایا ان کو دے دی اللہ نے ہدایت- وہ تو ہدایت پا چکے ہیں "اولئك هم اولوا الالباب" یہ ہیں عقل والے لوگ- تو یہ جو بخشش کا مضمون اور پھر حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں اللہ کا غلام بننے کا مضمون ہے اس کو باریک نظر سے سمجھیں تو جتنا مشکل ہے اتنا آسان بھی ساتھ ہوتا چلا جائے گا- یہ پہلی جو آیات تھیں جو ابھی پڑھی ہیں یہ سورہ الزمر کی اٹھارہ اور انیس آیات تھیں-

اب یہ سورہ المومن کی چودہ اور پندرہ آیات ہیں "هو الذی يريكم ايٰته و ينزل لكم من السمآء رزقاً و ما يتذكر الا من ينيب- فادعوا الله مخلصين له الدين و لو كره الكٰفرون"- انسان کے راہ میں جہاں اپنے نفس کی خواہشات اور جو نفسانی امنگیں ہیں وہ حائل ہوا کرتی ہیں وہاں اس کو گمراہ کرنے کے لئے ایک حصول رزق بھی ہے- قرآن کریم نے اس سے پہلے اس کو متوجہ فرمایا کہ آسمان سے عذاب بھی برسا کرتے ہیں اگر تم نے ان عذابوں سے بچنا ہے تو عبد منیب بن جاؤ، عبد منیب بنو گے تو اس کے عذابوں سے تمہیں رہائی نصیب ہو گی- اب فرمایا ہے کہ عبد منیب بن کر صرف ایک منفی خطرات سے رہائی نہیں ملتی بلکہ جو تمہیں رزق چاہئے وہ بھی آسمان سے اترے گا اور کسی قوم کو خوشحال بنانے کے لئے یہ ایک ایسا نسخہ ہے جو کبھی ناکام نہیں ہو سکتا-

وہ لوگ جو عبد منیب بنتے ہیں ان کے لئے آسمان سے مادی رزق بھی اترتا ہے اور آسمانی روحانی رزق بھی اترتا ہے

- آنحضرت ﷺ نے اگرچہ دنیا کی ہر خواہش سے ہاتھ اٹھا لیے اور ہر خواہش کو دل سے مٹا دیا- ایک ہی خواہش تھی کہ اللہ کی اتباع کروں اور جو وہ چاہتا ہے ویسا ہی ہوں اور ذاتی تعلق، ذاتی خواہشات ساری بالکل مٹا کے رکھ دی تھیں مگر آپ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی برکت سے ان عربوں کو جنہوں نے سب سے پہلے آپ کی تائید کی ہے ان میں سے عبد منیب پیدا ہوئے تھے ان کے رزق کے کیسے انتظام فرمائے ہیں- اگر آپ غور کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ عربوں کو خدا تعالیٰ جو برکتیں عطا فرما رہا ہے مالی لحاظ سے بھی وہ حیرت انگیز ہیں- یعنی تیل کی دولت کی الگ بات ہے ساری عرب دنیا میں آپ نظر ڈال کے دیکھیں اللہ تعالیٰ ان کے رزق کے کوئی نہ کوئی سامان کر ہی رہا ہے کوئی اپنے ملک میں، کوئی ملک سے باہر ان کی تجارتوں کو برکت دیتا ہے-

خدا تعالیٰ جس طرح عربوں کو نعمتیں عطا فرما رہا ہے دنیا کی بحیثیت قوم کے، دنیا میں آپ کو اور جگہ دکھائی نہیں دیں گی مگر اگر عبد منیب نہیں بنیں گے اور عبد شکور نہیں بنیں گے تو پھر جو ان کا انجام ہے وہ خود اس کے ذمہ دار ہوں گے- میں نے اس مسئلے پر بڑا گہرا غور کیا ہے تفصیلی طور پر دیکھ کر اور ہمیشہ میں حیرت زدہ رہ جاتا ہوں کہ خدا ان کے کھانے پینے کا انتظام تو کر ہی دیتا ہے جس طرح بھی ہو کرتا ہی رہتا ہے اور کثرت کے ساتھ متوازن تقسیم دولت ہے اور اونچے اونچے پہاڑ بھی بنے ہوئے ہیں لیکن جو بالکل غریب اور بے کار اور بے چارے بالکل بے سہارا رہ جائیں وہ بہت تھوڑے ہیں مقابلۃً- دنیا کی دوسری قوموں کے مقابل پر ان میں بہت ہی معمولی تعداد ہے جو آخری درجے کی غربت پر ہوں، ہر جگہ رزق کے سامان ہیں-

تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ عبد منیب بننے کی یہ جزا بیان فرما رہا ہے "ينزل لكم من السمآء رزقاً" تمہارے لئے آسمان سے رزق نازل فرمائے گا لیکن اس وقت جو رزق نازل ہوئے ہیں یہ ہم ورثہ کھا رہے ہیں اور اگر مسلمان عبد منیب بنے رہتے تو دنیا کی سب سے بڑی متمول قوم ہوتے- تیل کی دولتیں تو اس وقت ملی ہیں جب یہ بے چارے ہر بات کھو بیٹھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے سہارا دیا- یہ آسمان ہی سے نازل ہونے والا رزق ہے- مگر یہ سارا ایک ہزار سال جو مسلمانوں نے بھٹکتے بھٹکتے، بھٹکتے بھٹکتے گزارا ہے اگر اس میں یہ عبد منیب بنے رہتے تو ساری دنیا پر مسلمانوں کی سلطنت ہوتی- تمام دنیا کے خزانے ان کے قدم چومتے اور تمام دنیا کی قومیں ان کے قدموں سے اٹھائی جاتیں-

تو اس لئے اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ لفظ منیب میں آسمانی نعمتیں اور دنیاوی نعمتیں دونوں کے بہت قطعی وعدے دیئے گئے ہیں اور اگر ہم اس مضمون کو نظر انداز کر دیں اور دنیا کے غلام بنیں تو پھر اللہ تعالیٰ دنیا بھی ہمارے پاس نہیں رہنے دے گا- اور یہ بھی ایک ایسا سلسلہ ہے جو بارہا ان لوگوں میں دکھائی دیتا ہے جن کو خدا زندہ رکھنا چاہتا ہے یعنی خدا کے نیک بندوں کی اولادوں میں اگر خدا ان کو روحانی طور پر زندہ رکھنا چاہے اور وہ دنیا کی طرف دوڑیں اور نیکی کو نظر انداز کریں تو ان کی دنیا بھی کلیتہً برباد کر دیتا ہے جب کہ بدوں کو نہیں کرتا جن کو آخرت میں سزا دینا مقصود ہو ان کو جو دنیا کی طرف دوڑیں دنیا کی نعمتیں عطا کر دیتا ہے اور بیان فرماتا ہے کہ ہم کرتے ہیں مگر اس لئے کہ آخرت میں نہیں دیں گے- مگر نیک لوگوں کی اولاد سے خدا تعالیٰ کا یہ سلوک ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ نیک لوگوں کی اولاد نیک رہے گی تو اللہ تعالیٰ بے حد رزق عطا فرماتا رہے گا- جب بدی کی طرف جائے گی، اتنا بدی کی طرف چلی جائے کہ ان میں زندگی کی رمق نہ رہے تو پھر وہ بھی بے حد و شمار دولت عطا کئے جاتے ہیں دنیا کے رتبے، نعمتیں، دولتیں- مگر یہ اس بات کی علامت ہے کہ خدا ان سے ناراض ہو چکا ہے وہ مردود ٹھہرائے گئے ہیں- لیکن جن کو بچانا چاہے ان پر بڑے بڑے ابتلاء آتے ہم نے دیکھے ہیں کچھ بھی بے چاروں کا نہیں رہتا آخر پھر وہ واپس آتے ہیں اور اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق جو توقع رکھی تھی کہ ہم مار کھا کے واپس آجائیں گے وہ توقع سچی ثابت ہوئی- تو بہت سے ایسے احمدی میں نے واپس آتے دیکھے ہیں جن پر ابتلاؤں کی مار پڑی ہے، بعض بیماریوں کی مار پڑتی ہے، بعض اولاد کی طرف سے ان پر مار پڑتی ہے اور توبہ کرتے ہیں- جن کو میں نے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا، نہ نام سنا تھا اور بعض دفعہ دور دور سے سفر کر کے آتے ہیں کہ ہم تو توبہ کی خاطر آئے ہیں پتہ چلا کہ مصیبتوں اور دکھوں نے ان کو توبہ پہ مجبور کیا ہے- پھر جب وہ اپنے ماں باپ کی باتیں سناتے ہیں تو اس وقت اس کا راز سمجھ آتا ہے کہ بڑے بڑے نیک لوگوں کی اولاد تھے، ایسے نیک لوگوں کی اولاد جو یہ دعائیں کرتے ہوئے گزر گئے کہ اللہ ان کو نیکی عطا فرمائے-

تو یہ خدا تعالیٰ کی جو تقدیر کی راہیں ہیں یہ بہت ہی لطیف اور باریک راہیں ہیں ان کو آپ سمجھیں تو زندگی کا سفر آسان ہو جائے گا- اور اگر نہیں سمجھیں گے تو پھر انسان کے لئے بھٹکنے کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہتا- اسی مضمون میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "و اذا مس الانسان ضر دعا ربه منيباً اليه" کہ یہ جو اللہ کو بلانا اور منیب ہو جانا اس کا یہ ایسے وقت میں اگر نصیب ہو جبکہ تکلیف آپہنچے تو پھر یہ محض وقتی فائدہ دے گا- اس وقت منیب بنو جب تکلیف نہ پہنچی ہو- چنانچہ پہلی آیت کریمہ میں منیب کے ساتھ یہ کھول دیا گیا تھا کہ جب عذاب آجائے گا، جب پکڑے جاؤ گے پھر تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا خدا کی طرف جھکنا- لیکن وہاں مراد ہے مستقل فائدہ، تمہاری نجات کا موجب نہیں بن سکے گا ورنہ عذاب سے وقتی نجات ثابت ہے- چنانچہ یہ آیت اسی مضمون کو بیان فرما رہی ہے "و اذا مس الانسان ضر دعا ربه منيباً اليه" جب انسان کو سخت عذاب پکڑ لیتا ہے بہت بڑی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے "منيباً اليه" واقعتہً دل سے اس کی طرف جھکنے اور اس کی طرف دوڑنے، اس کی طرف لپکنے کے لئے ایک خواہش زور مارتی ہے- مگر اس کی پناہ میں آنے، اپنی ذات کو اس کے سپرد کرنے کے لئے نہیں- "اسلموا" والا مضمون نہیں ہے بلکہ عذاب سے بچنے کی حد تک بس اس سے زیادہ ان کی کوئی خواہش نہیں ہوتی- "ثم اذا خوله نعمةً منه نسی ما كان يدعوا اليه" یہاں وہ جو طوفان کا مضمون بیان ہوا ہے ایک اور آیت میں کہ غرق ہونے لگتا ہے انسان اس کے لئے دعا کرتا ہے اس کو خدا بچا بھی لیتا ہے یہاں وہ مضمون نہیں ہے بلکہ وہ رزق والا مضمون جو میں نے بیان کیا تھا اس کے تعلق میں یہ آیت بیان کر رہی ہے- ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے کہ اس کے مال، جائیداد، چیزیں ضائع ہونی شروع ہو جائیں، نقصان پہنچیں تب وہ واقعتہً اللہ کی طرف ایک جھکنے کا میلان اپنے دل میں پائے، سمجھے کہ اس کے سوا چارہ کوئی نہیں- مگر اگر اللہ کی محبت نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا محض

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Hauptfiliale
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 00971 2352974 Tel: 00971 2221731

مصیبتوں سے بچنے کی خاطر ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم اسے پھر نعمتیں عطا کرتے ہیں، ایسے شخص کو صرف مصیبت سے نجات نہیں دیتے نعمتیں بھی عطا کرتے ہیں وہ نعمتیں عطا کرتے ہیں جن کی وجہ سے وہ ہماری طرف جھکا تھا "نسی ما کان یدعوا الیه" وہ بھول جاتا ہے اس بات کو کہ اس نے وہ چیزیں خدا سے مانگی تھیں "ما کان یدعوا الیه" یہ بھول جاتا ہے کہ خدا سے مانگی تھیں۔ اس طرز بیان میں یہ بات کھل گئی کہ نیت چیزوں کی تھی اور کچھ نہیں تھی جب چیزیں مل گئیں تو خدا بھول گیا اور یہ بھی بھول گیا کہ یہ چیزیں میں نے خدا سے مانگی ہوئی ہیں آپ ہی آپ نہیں مل گئیں مجھے۔ تو یہ ایسی کامل فراموشی، اس قدر غفلت کہ مصیبت کے وقت گڑگڑا، گڑگڑا کے، روتے ہوئے، گریہ وزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی، اللہ تعالیٰ سے مصیبتوں سے نجات مانگی، نعمتوں کے لئے درخواست کی، نعمتیں مل گئیں تو یہ بات بھی بھول گیا کہ یہ نعمتیں ہم نے خدا سے مانگی تھیں۔ "وجعل لله اندادا لیضل عن سبیله" تو اللہ کے مقابل پر وہ پھر شریک ٹھہرانے لگ جاتا ہے تاکہ دوسروں کو بھی اس کے رستے سے ہٹائے۔ پس اس معنے میں منیب نہ بنو کبھی۔ اور یاد رکھو کہ جب خدا کی طرف سے انابت ہو تو محض اللہ کی خاطر، اس کی محبت کے نتیجے میں انابت الی اللہ ہو۔ اگر مصیبت سے بچنے کے لئے اور دنیا کی نعمتوں کے حصول کے لئے انابت الی اللہ ہوگی تو تمہارے کسی کام نہیں آئے گی کیونکہ ایسی انابت کے نتیجے میں جو کچھ تم پاؤ گے اس کو دوسروں کی طرف منسوب کرو گے، اپنی چالاکیوں کی طرف منسوب کرو گے، اپنے دوستوں کی طرف منسوب کرو گے، اپنے دنیا کی ہوشیاریوں اور حادثات کی طرف منسوب کرو گے۔ اتفاقاً مجھے یہ مل گیا، خدا کی طرف تمہارا دماغ نہیں جائے گا تو انابت کے مضمون کے ہر پہلو کو قرآن کریم کھول رہا ہے۔ اب چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے انشاء اللہ اس کا جو باقی حصہ ہے وہ میں آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔

اس وقت مجھے بعض مرحومین کی نماز جنازہ کا اعلان کرنا ہے جن میں سے بعض کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ عباد الرحمٰن تھے اور جہاں تک انسان کسی انسان کو دیکھ کر ایک فیصلہ کر سکتا ہے، میرے نزدیک بعض مرحومین ان میں ایسے ہیں کہ ان کے متعلق کوئی بھی شک نہیں رہتا کہ وہ خدا کے پاک بندے تھے۔ محض اس لئے نہیں کہ ان پر حسن ظن تھی، اس لئے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے لحہ لحہ میں ثابت کیا بلکہ بعض کی تو پیدائش سے پہلے ہی ان کے رحمان کے بندہ ہونے کی خوش خبریاں دے دی گئی تھیں اور پھر رویا اور کشوف خدا تعالیٰ ان کو ہمیشہ دکھاتا رہا، عظیم نشان ان کے ہاتھ پر ظاہر فرماتا رہا لیکن وہ عاجز ایک بالکل سادہ لوح، سادہ مزاج، سادہ زندگی بسر کرنے والے اور اس طرح چلتے پھرتے تھے گلیوں میں جیسے ان کا وجود ہی کوئی نہیں۔

ان میں سے جو سب سے نمایاں قابل ذکر ہیں وہ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ہیں جن کی چند روز پہلے وصال کی اطلاع ملی ہے۔ ان کے متعلق نسبتاً زیادہ تفصیل سے کچھ کہنے کی ضرورت ہے باقی میں نام پڑھ دوں گا اور ان کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا اس وقت میں، نہ جمعہ اس مقصد کے لئے ہوتا ہے کہ مرحومین کی زندگی کی تفاصیل بیان کی جائیں مگر بے حد نیک بندے تھے ان کے لئے ہم نماز جنازہ جمعہ اور عصر کی نماز کے معاً بعد ادا کریں گے۔

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی زندگی کے بعض ایسے پہلو ہیں جو اس وقت بھی نشان تھے، آج بھی نشان ہیں۔ آپ ۱۹۰۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت چوہدری غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا ہوئے۔ آپ سے پہلے نو بچے پیدا ہو چکے تھے جو نو کے نو مر گئے ایک بھی نہیں بچا۔ حضرت غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے رویا میں دکھایا کہ یہ بچہ ہے اس کی شکل دیکھ لو یہ آنے والا ہے اور یہ زندہ رہے گا۔ چنانچہ آپ پیدا ہوئے تو آپ نے سب جگہ اعلان کر دیا، بیوی کو بھی بتا دیا بالکل نہ فکر کرنا یہ زندہ رہے گا یہ کبھی نہیں مر سکتا یعنی جس مقصد کے لئے خدا نے عطا کیا ہے اسے پورا کئے بغیر نہیں مرے گا۔ اور پھر اس نشان کو اور زیادہ پختہ بنانے کے لئے بعد میں دو بیٹیاں اور عطا کیں، وہ دونوں بھی مر گئیں۔ پہلی اولاد میں سے نو میں سے ایک بھی نہیں بچا، یہ زندہ رہے اور ان کی شکل بھی بالکل وہ بیان فرماتے تھے کہ ایسی ہی تھی، یہی مجھے بچہ دکھایا گیا تھا۔ اور اس کے بعد آپ کی زندگی جو تھی وہ واقعی ایک ایسے بچے کی صورت میں آگے بڑھی ہے جو خدا تعالیٰ کسی خاص مقصد کے لئے پیدا فرماتا اور چن لیتا ہے اسے۔ آپ نے ۱۹۲۸ء میں اپنی زندگی وقف کی۔ ۱۹۳۵ء میں ایک اعلان حضرت نذیر احمد صاحب علی کی طرف سے ہوا جو افریقہ کے مبلغ تھے اور بہت عظیم قربانیاں انہوں نے وہاں خاص طور پر سیرالیون میں بڑی خدمات سرانجام دی ہیں کہ غانا کے لئے ہمیں ایسے ایک واقف زندگی کی ضرورت ہے جو کوئی مطالبے نہ کرے، غالباً حضرت مصلح موعودؓ کے فرمانے پر انہوں نے یہ اعلان کیا ہوگا اپنی طرف سے تو ایسا کرنے والے نہیں تھے، کوئی شرطیں نہ ہوں۔ اس وقت یہ آگے آئے اور ان شرطوں میں یہ بھی بات تھی کہ اپنا خود گزارہ کرو، کھاؤ، کماؤ، جماعت پیسے بھی نہیں بھیج سکتی۔ چنانچہ افریقہ میں انہوں نے ایسے سخت آزمائش کے سال دیکھے ہیں کہ مجھے انہوں نے خود بیان کیا تھا کہ مہینوں وہ روٹی یا جو چیز بھی مہیا ہوتی تھی وہاں اس کے ساتھ نمک مرچ کے سوا میں نے کچھ نہیں کھایا لیکن جماعت سے نہیں مانگا۔ روانہ ہونے سے پہلے جب آپ کو ۱۹۳۶ء میں خدمت کے لئے بھجوایا گیا ہے تو آپ کی شادی حضرت بھائی جی ڈاکٹر محمود احمد صاحب کی بیٹی آمنہ بیگم سے ہوئی لیکن نکاح ہوا اور پھر گیارہ سال تک غانا میں جدا رہے ہیں، مڑ کے خبر نہیں لی۔ نہ جماعت کے پاس پیسے تھے کہ ان کو بلاتی۔ گیارہ سال کے بعد بلایا ہے۔ سال بعد پھر غانا چلے گئے پھر پانچ سال ٹھہرے، پھر آئے پھر ایک سال رہے بیوی کے ساتھ پھر غانا اور پچیس سال کا عرصہ انہوں نے اس طرح خدمت دین میں اپنے گھر سے جدا گزارا ہے۔ اور وہاں جو ان کے واقعات ہیں وہ تو حیرت انگیز ہیں کس طرح خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا رہا اور حیرت انگیز نشان دکھاتا رہا ہے اور بعض دفعہ ایک غریبانہ جو بات کہہ دیتے تھے، تعلّی نہیں ہوا کرتی وہ، غریبانہ خدا پر ایک توقع ہوا کرتی ہے اس توقع میں یہ بات کہہ دیا کرتے تھے، یہ ہوگا اور ہو جایا کرتا تھا۔ بہت ہی پاکیزہ وجود، سادہ زندگی بسر کرنے والے۔ جو خدمت کے مواقع ملے ہیں دین میں اصل تو وہی ہیں جو میدان عمل میں تھے۔ یہاں آکر جو نظام سے تعلق کی خدمت آپ نے سرانجام دی ہے اس میں نائب وکیل التبشیر رہے ہیں، قائمقام وکیل التبشیر رہے ہیں۔ پھر قائمقام وکیل اعلیٰ رہے ہیں۔ پھر نائب صدر مجلس تحریک جدید بھی رہے ہیں۔ مجلس افتاء اور کارپرداز میں کام کیا۔ ناظم دارالقضاء رہے۔ وکیل التعلیم رہے تو اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور بے انتہاء رحمتیں نازل فرمائے ان پر، ان کی ساری اولاد پر اور اولاد در اولاد پر۔ وہ یاد رکھیں کہ کس باپ کے بیٹے تھے جس کی پیدائش بھی نشان تھی، جس کا زندہ رہنا نشان تھا جس کی ساری زندگی ایک نشان بنی رہی۔ تو احمدیت میں اس قسم کے ہیں جو گودڑیوں کے لعل ہیں اور کثرت سے ہیں۔ اس جماعت کا دنیا میں کون مقابلہ کر سکتا ہے جن کو عباد الرحمان نصیب ہو جائیں اللہ خود ان کی حفاظت فرمایا کرتا ہے۔

پس تم عباد الرحمٰن بننے کی کوشش کرو کیونکہ صرف پرانے عباد الرحمٰن کی کمائی کھانے سے ہمارا گزارا نہیں چلے گا، ہمیں اگلی نسلوں کی پرورش، اگلی صدیوں کی، ہزار سال کی پرورش کا ارادہ لے کر اٹھنا چاہئے اور اس لئے ہمیں اپنے گردو پیش، اپنی ذات میں ہر جگہ عباد الرحمٰن بنانے کی کوشش کرنی چاہئے — اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرے جو ہیں جنازے والے ان کی فہرست میرے سامنے ہے۔ ایک سلیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم یوسف احمدی صاحب والدہ منیر الاسلام یوسف صاحب مبلغ انڈونیشیا جو یہاں تشریف لائے ہوئے تھے اور رمضان کا سارا عرصہ ترجمے کی خاطر یہاں آئے ہوئے تھے اور اس کے بعد بھی یہیں ترجمے کی خاطر ٹھہرے رہے، ان کی والدہ اچانک علیل ہوئیں اور ان کے یہاں سے روانہ ہونے سے پہلے وفات پا گئیں۔ ان کے متعلق بھی یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے والد کو رویا میں دکھایا تھا کہ تیرا یہ بیٹا پیدا ہوگا اور اس کو وقف کر دینا اور نشانی بتائی تھی کہ پہلے بیٹی آئے گی پھر بیٹا آئے گا اور وہ خاص بیٹا ہے اس کو وقف کر دینا۔ چنانچہ انہوں نے وقف کر دیا۔ والد کی وفات بھی ربوہ میں تعلیم کے زمانے میں ہوئی ہے اور والدہ کی وفات بھی ان سے دوری کی حالت میں ہوئی ہے۔

پھر خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی ہیں جو الفضل کے ایڈیٹر رہے ہیں بڑے لمبے عرصہ مختلف صورتوں میں ان کو توفیق ملی ہے خدمت کی۔

محمد حسین صاحب خادم مسجد مبارک۔ ان سے بہت لوگ واقف ہیں۔ مسجد میں ان کی خدمت اور ان کی اذانیں دینا اور ان کا خاص ایک گہرا تعلق یہ لمبے عرصے تک پھیلا ہوا ہے۔

ہمارے ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب جو یارک شائر (Batley) میں رہا کرتے تھے ان کی والدہ عائشہ بیگم صاحبہ۔ یہ بھی بہت بزرگ خاندان کی بزرگ خاتون تھیں۔ اللہ انہیں بھی غریق رحمت فرمائے۔

اور آخر پر ڈاکٹر رضیہ صاحبہ۔ یہ ڈاکٹر تو نہیں تھیں۔ ان کی بہن ڈاکٹر تھیں ایک، جہاں تک میرا علم ہے، مگر ہو سکتا ہے ڈاکٹر ہوں۔ بہر حال یہ اچھی تعلیم یافتہ خاتون تھیں اور خدمت پر مامور تھیں کسی پر۔ یہ میجر ولید منہاس کی بیگم اور ان کا اصل تعارف تو یہ ہے کہ جو حیدر آباد دکن کا مشہور خاندان جس نے خدمتوں میں بہت نام کمائے ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ، سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم، سیٹھ معین الدین صاحب مرحوم وغیرہ، یہ ان کی ہمشیرہ آپا سلیمہ کی بیٹی تھیں اور بالکل جوانی کے عالم میں ہی تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر وفات پا گئی ہیں، ان کو غالباً دل کا حملہ ہوا ہے موٹر میں واپسی پر گھر آتے ہوئے۔ تو بہر حال یہ سب وہ ہیں جن کی میں نماز جنازہ پڑھوں گا جمعہ اور عصر کے معاً بعد۔

بقیہ..... مختصرات از صفحہ اول

☆جہنم کے بارے میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ہر جہنمی کی جہنم اس کی اپنی تیار کردہ ہے۔ خدا تعالیٰ انسانوں کی طرح کا جج نہیں ہے جنہیں قانون پر چلنا پڑتا ہے بلکہ وہ سپریم ماسٹر بھی ہے جسے چاہے معاف کر سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ انسان میں توبہ کے آثار دیکھتا ہے تو توبہ قبول کر لیتا ہے۔

☆کیا عمل ارتقاء یعنی انسان کی پیدائش کا ارتقاء یا اس کا بلیو پرنٹ اپنے کمال کو پہنچ چکا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: نہیں قیامت سے پہلے انسانیت کی ایک اور قسم جو اس سے بہتر ہوگی جگہ لے لے گی۔ Dimensions بدل جائیں گی۔ ہم بالکل تصور نہیں کر سکتے کہ وہ کس قسم کے لوگ ہوں گے لیکن تخلیق کا مقصد یعنی عبادت مدنظر رہے گا۔ عبادت کس طرح کی جائے گی، ان کے جسم اور دل کیسے ہوں گے، یہ سب باتیں پردہ اخفاء میں ہیں۔

☆تھوک کے حساب سے خودکشی کا مذہب سے کیا تعلق ہے؟

حضور انور نے فرمایا یہ صرف ماڈرن عیسائیت کا دھندا ہے۔ غلط عقائد Cult بن جاتے ہیں اور ایک توڑ مروڑ کر بنایا ہوا عقیدہ دوسرے کو جنم دے دیتا ہے۔

☆اسلام تو امن اور اتحاد کا مذہب ہے اور مسلمان قومیں آپس میں لڑ بھڑ رہی ہیں۔ امن اور اتحاد مسلمانوں میں کس طرح پیدا کیا جاسکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ خدا اپنے دین کو بھی جبر سے نہیں منواتا تو میں اس خواہش کو کیسے منوا سکتا ہوں۔ اس کا مؤثر علاج یہی ہے کہ تبلیغ کی جائے کہ خدا کا مقرر کردہ امام اور موعود مہدی ظاہر ہو چکا ہے اور ثبوت کے طور پر جماعت احمدیہ کو پیش کریں کہ کس طرح وہ تمام ممالک میں ہے اور خلافت کے ہاتھ پر جمع ہے اور امن میں ہے۔

سوموار ۳۱ مارچ ۱۹۹۷ء

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۴ نشر مکرر کے طور پر پیش کی گئی جو ۱۰ مئی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی۔ کان درد، دانت درد، بدبو دور کرنے کی دوا۔ گلے درد، پیٹ میں ہوا، اسہال اور قے وغیرہ کو شفا بخشنے والی دوائیوں کا ذکر ہوا۔ اسی طرح حاد اور مزمن اصطلاحات کی تشریح بیان کی گئی۔

منگل یکم اپریل ۱۹۹۷ء

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۸۸ میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفرقان کی آیات ۵۹ تا آخر اور سورہ الشعراء کی آیات ۱ تا ۶ کا ترجمہ اور اہم مقامات کی تشریح اور تفسیر بیان فرمائی۔

بدھ ۲-اپریل ۱۹۹۷ء

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۸۹ میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الشعراء کی آیات ۷ تا ۶۰ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان فرمائی۔

ہر بدھ کی ترجمۃ القرآن کلاس کے آخر میں ۱۵ منٹ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت ہومیوپیتھی کے سلسلے میں وقف فرمائے ہیں۔ آج کی نشست میں نزلے، Hay Fever کے توڑ اور حفظ ماتقدم کے طور پر سیلینیم ۲۰۰، انفلوئنزم ۲۰۰، ڈلفنیم ۲۰۰ تجویز فرمائیں۔ چھینکوں کے لئے نیٹرم میور اور پیپر نائیگر مفید ہیں۔

جمعرات ۳-اپریل ۱۹۹۷ء

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۵ جو ۱۶ مئی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ سانپ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا زہر اعصاب پر حملہ کر کے دماغ کی باریک رگوں کو Choke کر کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ایسے سانپوں میں ایک ناجا بھی ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو خون میں زہر گھولتی ہے ان میں لیکس سرفہرست ہے۔

آج گٹھلیوں یعنی گلینڈز کی دوائیں بتائی گئیں اور سب سے اہم بات یہ کہ دواؤں کی تین سطحیں ہوتی ہیں: (۱) دواؤں کے عمومی مزاج سے واقفیت۔ (۲) دواؤں کا اتنا مطالعہ ہو جائے کہ جب ایک مرض کی کئی دوائیں ہوں تو زیادہ مناسب دوا کی شناخت ہو جائے۔ (۳) جب اس سطح پر پہنچ جائیں تو پھر بار بار ان دواؤں کو ذہن میں دہراتے اور گھماتے رہیں تا کہ Accurate Aiming میں مہارت حاصل ہو جائے۔

حضور انور نے کئی شفا پانے والے مریضوں کے تجارب سے کلاس کو آگاہ کیا جو ہومیوپیتھی کے حیرت انگیز طور پر مؤثر ہونے کی دلیل ہے۔

جمعۃ المبارک ۴-اپریل ۱۹۹۷ء

آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس مجلس میں کئے گئے سوالات کے مختصر جوابات درج ذیل ہیں۔

☆ایک انگریز خاتون کی طرف سے یہ سوال پیش کیا گیا کہ آخری زمانہ میں عربی زبان کے تمام زبانوں پر غالب آنے کا عقیدہ ملتا ہے۔ اگر پہلے پتہ ہوتا تو مشکل نہ پڑتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان کا رجحان وحدت سے تفریق کی طرف ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ایک ہی زبان عربی سکھائی۔ پھر دیکھیں وقت کے ساتھ ساتھ ایک آدم نے کتنے مختلف جلد کے رنگ بدلے، اسی طرح زبانیں بھی بدلتی گئیں۔ لیکن اب اسلام کا مقصد سب کو گھیر گھار کر ایک ہی مرکز پر جمع کرنا ہے۔

☆آسمان پر تین ہزار سال کے بعد غیر معمولی ستارے کے ظاہر ہونے پر سوال کیا گیا۔ جس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ اسی طرح مشتری سیارے پر آثار زندگی پائے جانے کے متعلق بھی سوال کیا گیا۔

☆بچے کی پیدائش پر لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک بکرا ذبح کرنے میں کیا حکمت ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اقتصادی نظام میں لڑکی کی ذمہ داری آمد و خرچ دونوں میں عورت سے دگنی رکھی گئی ہے۔ اس لئے لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کے لئے قربانی کی یہ نسبت مقرر کی گئی ہے۔ اس قربانی کا تعلق حج سے ہے۔ یہ قربانی اور سر منڈانا دونوں ہی بچپن سے ہی زندگی وقف کرنے کا پیغام دیتے ہیں۔

☆انسان جب گناہوں سے معافی مانگتا ہے تو قبولیت معافی کے کیا آثار ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ گناہ کی عادت چھوٹ جائے تو سمجھو کہ یہ قبولیت دعا کا نتیجہ ہے۔

☆خدا تعالیٰ نے یورپ اور کئی دوسرے ممالک پر بے حد احسانات کئے ہیں لیکن نبی سے نہیں نوازا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ ان کے نبی تھے اور وہ سارے وعدے جو حضرت عیسیٰؑ سے کئے گئے وہ سب ان لوگوں کے حق میں پورے ہوئے اور انہی سے فیض پا رہے ہیں۔

☆سوال کیا گیا کہ خاص طور پر غیر احمدی لوگوں کے بچے کنٹرول میں نہیں ہیں اس کا کیا علاج ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدیوں کے بچے کنٹرول میں ہونے کی بنیادی وجہ احمدی فیملی سسٹم ہے، وہ زیادہ باہر نہیں جاتے، گھر سے تعلق نہیں توڑتے، بڑوں کا احترام ہے اور Generation Gap نہیں ہے۔ لیکن کئی احمدی خاندان جنہوں نے احتیاط سے کام نہیں لیا ان کی بچیاں بھی ضائع ہو گئیں۔ فیملی سسٹم ایسا پرکشش ہونا چاہئے کہ بچے گھر میں رہیں۔ خدا کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے نے یہ موقعہ مہیا کر دیا ہے اور ہمارے بچوں کو براہ راست مرکزی اور عالمی تربیت مل رہی ہے۔

☆بچوں کو سزا دینے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس بارے میں عقل اور ذہانت سے کام لینا چاہئے۔

☆کائنات کے ختم ہونے کے سوال پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر مخلوق چیز کی اجل مسمّی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کائنات کے اختتام کو ایک بلین سال یا دس بلین سال لگیں۔

☆ایک سوال یہ تھا کہ بچے پوچھتے ہیں کہ اللہ میاں نظر کیوں نہیں آتا؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہوا اور ٹی۔وی پر کام کرنے والی لہریں بھی تو نظر نہیں آتیں اس لئے کہ وہ لطیف ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ذات بہت لطیف ہے اس لئے آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔

☆ایک صاحب نے کہا کہ ان کی بہو انگریز ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ ہمیں بچپن سے ہی حضرت مریمؑ کے متعلق جھوٹی باتیں سکھاتے ہیں یعنی کہ وہی حضرت عیسیٰؑ کا باپ تھے پھر بڑے ہو کر ہم خود پڑھتے ہیں کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ استاد مختلف مزاج کے ہوتے ہیں ورنہ بن باپ کے پیدائش کا عقیدہ بالکل عام ہے۔

☆آج کے دن بھٹو کو پھانسی کی سزا دی گئی تھی اور لوگ اسے عام موت سمجھتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے زیر عتاب آنے کے کئی اور شواہد بھی موجود ہیں۔ ایک دشمن کے ۵۲ سے اوپر نہ ہونے کی پیشگوئی۔ باوجود مولویوں کے شور کے کہ بھٹو کی پھانسی کو ملتوی کرو ورنہ احمدیوں کی پیشگوئی پوری ہو جائے گی لیکن ضیاء نے ایک نہ سنی اور پیشگوئی کو پورا کیا۔ ایک غیر احمدی نے لکھا کہ میں اس معمہ کو حل نہیں کر سکتا کہ احمدیوں کے تین دشمن شاہ فیصل، بھٹو اور ضیاء غیر معمولی حالات میں مارے گئے، اگر یہ ہیرو تھے تو پھر ان کی موت اس طرح کیوں ہوئی؟

حضور انور نے مزید فرمایا کہ یہ تینوں ہی احمدیت کی دشمنی کے Main Architect تھے اور بھٹو صاحب کی تو نسل بھی ختم ہوئی۔ ضیاء صاحب کی خاک اڑ گئی۔

☆صفات باری تعالیٰ میں ایک صفت متکبر ہے حالانکہ انسان کے سلسلے میں یہ صفت بری سمجھی جاتی ہے!

حضور انور نے فرمایا انسان کی بڑائی میں کوئی سچائی اور حقیقت نہیں وہ ناحق بڑا بننے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی ہر بڑائی سچی اور اظہار حق ہے۔

☆حضرت مسیح علیہ السلام کے پنگھوڑے اور ادھیڑ عمر میں باتیں کرنے کی حقیقت کے بارے میں بھی سوال کیا گیا۔

☆حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرآن مجید کو تحریر میں لانے یعنی کتابی صورت میں اکٹھا کرنے کے بارے میں بھی سوال و جواب ہوئے۔ ——— (ا-م-ج)

خریدارانِ الفضل انٹرنیشنل توجہ فرمائیں

دفتر سے خط و کتابت کی صورت میں اور خصوصیت سے اپنے ایڈریس کی تبدیلی کی اطلاع دیتے وقت براہ کرم اپنا AFC نمبر ضرور تحریر فرمائیں جو آپ کے ایڈریس لیبل پر درج ہوتا ہے۔ اس طرح نہ صرف ہمارے وقت کی بچت ہوگی بلکہ آپ کی خدمت بھی احسن طور پر کی جا سکے گی۔ (مینجر)

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

”سلام ۔ عالم اسلام کا سرمایہ افتخار“

(از پروفیسر راجہ نصراللہ خان)

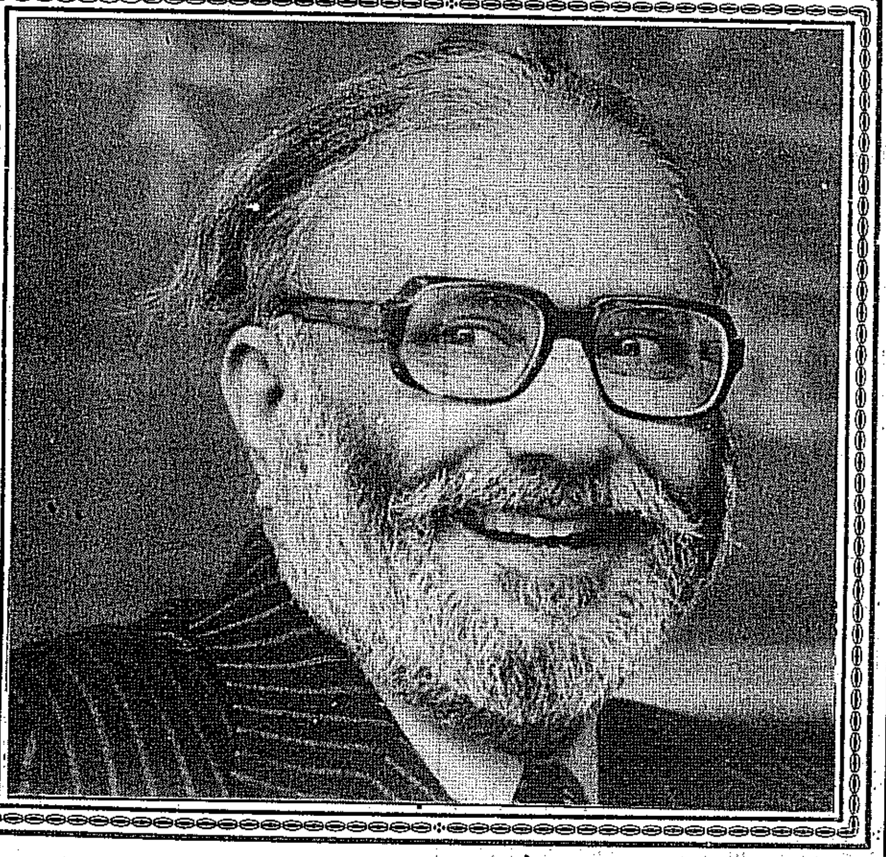

(چوتھی قسط)

نوبیل پرائز جیتنے تک

قارئین کرام! انصاف سے کہیے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کے زمانہ طالب علمی سے لے کر اب تک جو واقعات اور تفصیلات آپ نے پڑھی ہیں کیا اس سے روز روشن کی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ عبدالسلام کو قدرت نے واقعی غیر معمولی ذہانت، اعلیٰ پائے کا دل و دماغ اور محنت و خدمت کا بے پناہ جذبہ عطا کیا تھا اور انہوں نے ان خداداد انعامات سے بھرپور کام لیتے ہوئے قدم بہ قدم عدیم المثال کامرانیوں اور کامیابیوں کے زینے پر آگے ہی آگے قدم رکھا اور سائنس کے عالمی افق پر چاند اور سورج کی طرح چمکنے لگے اور دنیا بھر کو اپنی عظیم الشان استعدادوں اور کارناموں سے فیضیاب کیا۔ کیا کوئی ذی شعور انسان کہہ سکتا ہے کہ انہیں ۱۹۷۹ء میں جو نوبیل پرائز ملا وہ ان کی حیرت انگیز محنت اور بے مثال کامیابیوں اور دریافت کے بل بوتے پر نہیں بلکہ کسی سازشی پروگرام کے نتیجے میں دیا گیا تھا؟ اگر بغض و تعصب اور جہالت کی پٹی کو اتنا بھیانک اور تاریک کر لیا جائے کہ اس میں کالا ہی کالا دکھائی دینے لگے تو ایسے کور چشموں اور کج علموں کو اپنی آنکھوں کی فکر کرنی چاہئے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

تم کو ملے ہیں قریہ مہتاب میں گڑھے
ہم کو تو پتھروں میں بھی رعنائیاں ملیں

ہم جوں جوں اس عظیم عبقری کی کامیابیوں کا علم حاصل کرتے ہیں ورطہ حیرت میں ڈوبتے جاتے ہیں اور ڈاکٹر عبدالسلام کے مقام اور سربلندی و سرفرازی پر بار بار مرحبا کہنے کو جی چاہتا ہے۔ نوبیل پرائز کے سال ۱۹۷۹ء سے قبل بھی ڈاکٹر عبدالسلام عالمی سطح پر کوئی ایک درجن ایوارڈ اور میڈل جیت چکے تھے۔ نیز اقوام متحدہ کے متعدد عہدوں پر فائز رہ چکے تھے۔ تبھی تو پاکستان کے نامور سائنس دان ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی نے ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبیل پرائز ملنے پر بالکل صحیح فرمایا ”ڈاکٹر عبدالسلام کا یہ عظیم الشان اعزاز بڑی دیر سے متوقع تھا“۔

(”ڈان“ ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۱۲)

نوبیل پرائز کی کٹھن منزل

یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ نوبیل پرائز کسی ایک شخص یا ملک کی صوابدید پر یونہی نہیں دے دیا جاتا۔ اس کے لئے ایک کڑا معیار، طویل جانچ اور لمبا لائحہ عمل ہے۔ ڈاکٹر عبدالغنی نے ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبیل پرائز ملنے کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ یہ نوبیل کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں دیا گیا تھا جو مندرجہ ذیل ذرائع سے موصول ہونے والی تجاویز پر مبنی تھیں:

(۱) رائل اکیڈمی آف سائنس کے سویڈش اور غیر ملکی ارکان۔
(۲) طبیعات کے نوبیل کمیٹی کے ارکان۔
(۳) طبیعات میں نوبیل پرائز حاصل کرنے والے۔
(۴) سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ، آئس لینڈ اور ناروے اور کرونسا انسٹی ٹیوٹ سٹاک ہوم کے مستقل اور قائم مقام طبیعات کے پروفیسر۔
(۵) کم از کم چھ یونیورسٹیوں یا یونیورسٹی کالجوں سے مختلف ملکوں اور اپنے تعلیمی اداروں کے درمیان مناسب تقسیم کا تعین دلانے کے مقصد کے لئے چنے ہوئے بلند پایہ ماہرین طبیعات۔
(۶) دوسرے سائنس دان جن کی طرف سے بھیجی ہوئی تجاویز کو اکیڈمی مناسب سمجھتی ہے۔

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۱۰۰، ۱۰۱)

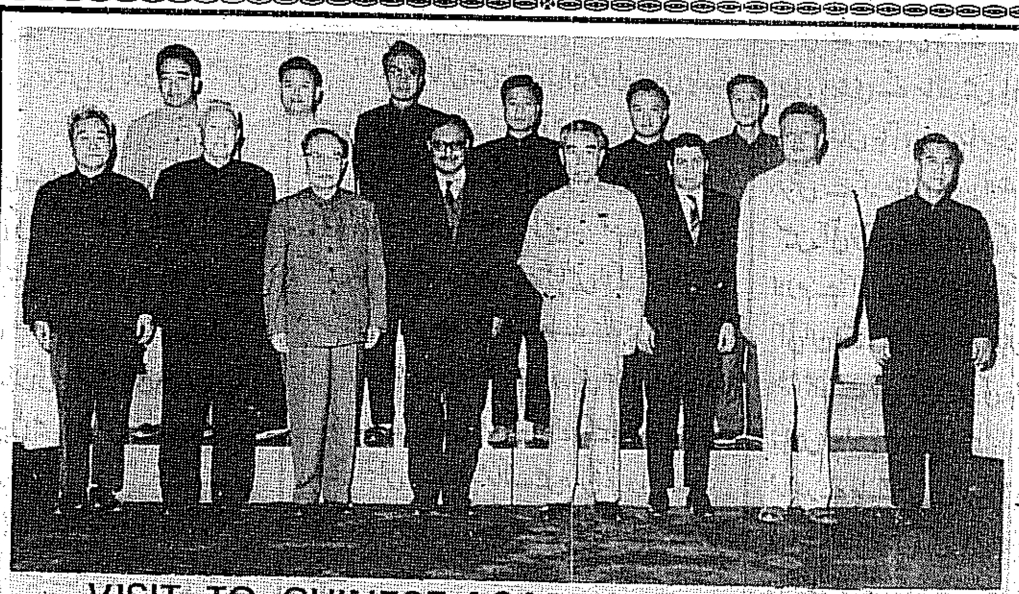

VISIT TO CHINESE ACADEMY OF SCIENCES

SEPTEMBER 1972

فرزند پاکستان کی سج دھج

نشیب پر نہیں اپنی بلندیوں کی اساس
ازل کے دن ہی سے گردوں وقار ہیں ہم لوگ

ہم مضمون کی ابتداء میں پاکستانی پریس کی یہ خبر درج کر چکے ہیں کہ جب ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبیل پرائز ملنے کی خبر ملی تو وہ فوری طور پر رب قدوس کے آگے جھک گئے اور دوگانہ شکر ادا کیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام مشرقی روایات کے دلدادہ اور پابند تھے۔ اور سرزمین پاکستان کے سچے فرزند۔ لہٰذا انہوں نے نوبیل انعامی تقریب منعقدہ سٹاک ہوم، سویڈن (۱۹۷۹ء) کے موقع پر پاکستان کا قومی لباس (شلوار اور شیروانی) زیب تن کیا تاکہ مشرق اور مغرب والے دیکھ لیں کہ اتنا بڑا انعام ماشاءاللہ ایک پاکستانی سائنس دان نے جیتا ہے۔ اس موقع پر اپنی تقریر کے دوران ڈاکٹر عبدالسلام نے اہل مغرب کے سامنے اعلان کیا:

”علم طبیعات کی تخلیق عام انسانیت کا ایک مشترکہ ورثہ ہے۔ مشرق و مغرب، شمال و جنوب یکساں طور پر اس ورثے کے حق دار ہیں۔ اسلام کی مقدس کتاب قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”تم نہیں دیکھتے اللہ کی تخلیق میں کوئی نقص نہیں، نہ ہی کوئی نامکمل پن۔ اپنی نظریں لوٹاؤ، کیا تم کوئی شگاف، کوئی دراڑ دیکھتے ہو ۔ پھر اپنی نظریں پھیرو۔ تمہاری نظر تمہارے پاس لوٹ آتی ہے، خیرہ، تھکی ہاری۔

یہی تمام ماہرین طبیعات کا ایمان ہے۔ ہم جتنی گہری جستجو کرتے ہیں اتنا ہی ہمارا تحیر بڑھتا ہے۔ اتنی ہی ہماری نگاہیں خیرہ ہوتی ہیں“۔

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۱۰۲)

وطن عزیز کی
لاجواب اور بےلوث خدمات

جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے ڈاکٹر عبدالسلام کی غیر معمولی قابلیت اور عالمی سطح پر غیر معمولی شہرت و عزت کی بنا پر انہیں ۱۹۶۱ء میں صدر پاکستان کا سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر پینتیس (۳۵) سال تھی۔ وہ پورے تیرہ سال تک اس منصب پر فائز رہ کر پاکستان کی بلامعاوضہ اور بےلوث خدمات انجام دیتے رہے۔ ان کی یہ خدمات اتنی بنیادی نوعیت اور ایسے دور رس نتائج کی حامل ہیں کہ وہ آج بھی منفرد اور نادر حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی تفصیل تو بہت وقت اور طوالت چاہتی ہے اس لئے کچھ اجمالی ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) پوسٹ گریجوئیٹ سٹڈیز: ڈاکٹر سلام نے پاکستانی سائنس دانوں کی علمی ترقی اور ریسرچ کے مواقع مہیا کرنے کے لئے چھ سالانہ وظائف کا بندوبست وزارت تعلیم سے کروایا۔ جس کے نتیجے میں ملک کے بعض ہونہار اور ابھرتے ہوئے سائنس دانوں نے برطانیہ سے پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگریاں حاصل کیں اور ملک کے لئے عزت کمائی

(۲) پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (Pinstech) . کے قیام کی تجویز اور صدر ایوب خان سے اس کی منظوری حاصل کرنا۔ اس زمانہ میں اس منصوبہ کے لئے حکومت پاکستان نے دس کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی اور یہ عظیم ادارہ اسلام آباد میں قائم ہوگیا۔

(۳) نیوکلیئر پاور پروگرام کے سلسلے میں کراچی میں ایک سو چالیس میگاواٹ پاور ری ایکٹر کی تجویز جو آگے چل کر دور رس نتائج کی بنیاد بنی

(۴) میزائل ریسرچ اور بالائی فضائی تحقیق کے لئے "سپارکو" کا قیام جس کے وہ بانی چیئرمین تھے۔

(۵) سوشل سائنسز کے میدان میں غربت و افلاس کو دور کرنے کے لئے ٹیکنالوجی کے استعمال کی ترغیب و تلقی۔ اس سلسلہ میں پروفیسر سلام کا کہنا یہ ہے کہ "پہلے تو ایک معاشرہ کو مطلوبہ ٹیکنالوجیکل مہارت و لیاقت حاصل کرنی چاہئے۔ دوسرے اسے قومی آمدنی کا پانچ فیصد بچانا چاہئے اور اسے پیداواری منصوبوں میں انویسٹ کرنا چاہئے۔ ...... اقتصادی خود کفالت کے لئے یہ دو اہم بنیادی چیزیں ہیں" (ڈاکٹر عبدالسلام ــ ۱۱۰)

سیدو شریف کی سوات سائنس کانفرنس:

ڈاکٹر عبدالسلام کے مشورہ پر یہ خاص الخاص سائنس کانفرنس اگست ۱۹۶۵ء میں سیدو شریف کے مقام پر صدر ایوب خان کی سرپرستی میں منعقد ہوئی اور خود صدر ایوب خان نے اس میں شرکت کی۔

اس موقع پر پروفیسر سلام نے ریسرچ کے لئے مجموعی قومی پیداوار کے "ایک فیصد" کے لئے درخواست کی تھی اور یہ کہ ریسرچ کے معاملات روایتی بیوروکریسی کے کنٹرول میں نہ دئے جائیں۔

اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کے قیام کی تجویز:

ڈاکٹر عبدالغنی اس بارے میں یہ اہم بات ریکارڈ پر لائے ہیں:

"سلام نے ۱۹۷۴ء میں لاہور میں منعقدہ پہلی اسلامی کانفرنس کے موقعہ پر اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کے قیام کی تجویز پیش کی۔ سلام نے یہ تجویز پیش کی کہ اس فاؤنڈیشن کا قیام اعلیٰ سطح پر ٹیکنالوجی اور سائنس کی ترقی کو اپنا ہدف بناتے ہوئے اسلامی ملکوں کی مدد سے عمل میں لایا جائے۔ فاؤنڈیشن کی سرپرستی اسلامی ممالک کریں۔...... فاؤنڈیشن قطعی طور پر غیر سیاسی اور خالصتاً سائنسی ہو۔ اسے مسلم ممالک کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین چلائیں۔ سلام کی ان تجاویز پر تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں کی طرف سے فوری غور و خوض کیا جانے لگا۔ ۱۹۸۱ء کی طائف کانفرنس کے موقع پر مسلمان ممالک نے فاؤنڈیشن کے قیام کے لئے پچاس ملین ڈالر کی رقم کے حق میں ووٹ دئے۔

(ڈاکٹر عبدالسلام ــ ۱۳۶)

جو دشمنان حق و انصاف اور کم فہم لوگ ڈاکٹر عبدالسلام کو بلا جواز ناحق پاکستان اور عالم اسلام کا دشمن قرار دیتے ہیں۔ وہ مندرجہ بالا حقائق اور وطن عزیز کے اس عظیم سپوت کی مخلصانہ اور درد مندانہ خدمات پر بھی غور کریں۔

ڈاکٹر عبدالغنی جدید سائنس کی تاریخ سے متعلق رقمطراز ہیں:

"چودھویں صدی کے بعد یورپ میں جدید سائنس نے ترقی کرنی شروع کی لیکن مسلمانوں کے لئے وہ "پل" جو علوم کی ترسیل کا ذریعہ بن سکتا تھا ٹوٹ چکا تھا۔ مسلمان بتدریج علوم جدیدہ کا میدان چھوڑتے چلے گئے یہاں تک کہ ان کی پرچھائیں بھی باقی نہ رہی۔ پچھلی تقریباً سات صدیوں میں کسی بھی مسلمان نے کوئی قابل قدر تخلیقی کام نہ پیش کیا۔ ہوسکتا ہے کہ ایک دو جگنوؤں نے اپنی بساط بھر اس تاریکی کو مٹانے کی کوشش کی ہو مگر یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اس طویل عرصہ میں اتنی بڑی ملت کوئی ماہتاب، کوئی آفتاب نہ پیدا کر سکی۔ یہ اسلامی سائنس کی تاریخ کا وہ پس منظر ہے جس میں ڈاکٹر عبدالسلام موجودہ صدی میں آفتاب بن کر ابھرے اور گیارھویں صدی کے عظیم مسلم ماہر طبیعات ابن الہیثم جنہیں وہ بڑے فخر سے اپنا علمی بھائی کہتے ہیں کی صدیوں سے مردہ چلی آرہی تحقیقی و تخلیقی روایت کو زندہ کیا۔ انہوں نے اپنے مذہب، اپنی تہذیب اور اپنے وطن عزیز سے رشتہ استوار رکھتے ہوئے عالمی برادری میں مسلمانوں کے کھوئے ہوئے علمی وقار کو بڑی آن بان کے ساتھ بحال کیا۔ اب مغرب کا وہ منہ نہ رہا جو کہہ سکے کہ اسلام کی سرزمین علوم جدیدہ کے لئے بنجر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ سلام عالم اسلام کے سرمایہ ا رہیں۔

(ڈاکٹر عبدالسلام ــ ۱۷۶)

زمانے نے بہت یاد کیا

ارض پاکستان کا عظیم سپوت، عالم اسلام کا سچا خیرخواہ اور تیسری دنیا کا دردمند مفکر و خادم ڈاکٹر عبدالسلام بےشمار سائنسی اور علمی خدمات انجام دے کر اور بےشمار و بےمثال کامیابیاں اور سرفرازیاں سمیٹ کر آخر ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء کو عالم فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گیا۔ کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

تم عہد کے حالات رقم کیوں نہیں کرتے
تصویر کے ٹکڑوں کو بہم کیوں نہیں کرتے

چہروں کے کھنڈر بھی ہیں بہت دید کے قابل
سیران کی بھی دو چار قدم کیوں نہیں کرتے

تم کس لئے معیار کی سولی پہ چڑھے ہو
دانا ہو تو معیار کو کم کیوں نہیں کرتے

کیوں چھوڑ نہیں دیتے ہمیں حال پہ اپنے
اے اہل کرم اتنا کرم کیوں نہیں کرتے

کیوں اتنے خداؤں کی پرستش میں لگے ہو
سر ایک کی دہلیز پہ خم کیوں نہیں کرتے

صحرائے تحیر میں کھڑے سوچ رہے ہو
رم خوردہ ہو تم لوگ تو رم کیوں نہیں کرتے

میں تو حسینؓ ابن علیؓ کا ہوں ثنا خواں
سر میرا سرعام قلم کیوں نہیں کرتے

دم توڑ نہ دے آپ کا بیمار محبت
عیسیٰ ہو تو بیمار پہ دم کیوں نہیں کرتے

حیران ہیں صنم خانے بھی اس بات پہ مضطر
جو کہتے ہیں وہ بات صنم کیوں نہیں کرتے

(چوہدری محمد علی)

اپنے رسائل اور تمام رسمی تقریبات میں
ملک کی زبان کو اہمیت دینا فرض ہے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء کو بلجیم میں اپنے خطاب میں فرمایا:

"اپنے رسائل میں مقامی زبان کو اولیت دی جائے اور باقی زبانوں کو ضروری ہو تو حصہ دیا جائے۔ جس ملک میں ہیں فیصلہ یہ ہے کہ اپنی تمام رسمی تقریبات میں اسی ملک کی زبان استعمال کریں۔ آپ کو کوئی حق نہیں ہے کہ مختلف ملکوں سے زبانیں لاکر کسی ملک پر ٹھونسیں۔ جس ملک کا نمک کھانے لگے ہیں اس ملک کی زبان کو اہمیت دینا فرض ہے اور یہی اعلان اور فیصلہ ہے جو ساری دنیا میں رائج کیا گیا اور پھیلایا گیا اور پیچھے پڑ کے بمشکل بہت سے ممالک میں رائج کر دیا گیا ہے۔ اس کے فقدان کی وجہ سے جماعت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

انگلستان کی تاریخ میں بڑے بڑے خاندانوں کے لوگ احمدی ہوئے، بہت سے نوجوان ہوئے، بوڑھے ہوئے، بچے ہوئے اور آہستہ آہستہ وہ سرک کر پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ اگر وہ آج تک سارے اکٹھے رہتے تو ہو سکتا ہے جماعت انگلستان میں انگریزوں کی تعداد کم از کم چار پانچ سو ہوتی۔ اس میں آنے والے جو لوگ تھے وہ اپنی مجلسوں میں بھی اردو پنجابی استعمال کرتے تھے، باہر سے آنے والا اپنی سوسائٹی چھوڑ کر آتا تھا اور دیکھتا کہ یہاں بھی کوئی اجنبی لوگ ہیں۔ وہ سمجھتا تھا کہ مذہب کوئی خاص پاکستانی، پنجابی مذہب ہے کوئی عالمی مذہب نہیں ہے۔

آپ افریقہ میں ہوں وہاں کی لوکل زبان نہ جانتے ہوں۔ مثال کے طور پر آپ وہاں کسی کے ہاتھ پر کوئی مذہب قبول کرلیں اور اس کے بعد وہ آپ کی پرواہ ہی نہ کریں اور آپس کی زبان بولتے رہیں تو وہ بھی آپ پسند نہیں کریں گے۔ لیکن اگر آپ کے ملک میں آکر پاکستان جاکر کوئی افریقن زبان استعمال کرنی شروع کر دیں اور آپ کو پوچھے بھی نہیں تو پھر کیا بنے گا۔ بڑا سخت ردعمل پیدا ہوگا۔ اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہی ہدایت تھی جس کو رائج کیا گیا اور بڑی پابندی کے ساتھ میں یاد دہانیاں کراتا ہوں۔ جہاں جہاں جاتا ہوں جماعت کو سمجھاتا ہوں کہ تمہارا فرض ہے کہ مقامی زبان استعمال کرو۔ شروع میں نہیں آتی تو ٹوٹی پھوٹی استعمال کرو۔ لیکن تقریبات میں لازم ہے کہ اولیت مقامی زبان کو دو۔ پھر جن کو نہیں آتی ان کے لئے ترجمہ ان کی زبان میں کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً مجھ سے تو یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ ساری دنیا کی زبانیں بولوں اور انہی میں بات کروں۔ مرکزی نمائندے جاتے ہیں ان کو یہ حق ہے کہ جس زبان میں وہ بات کہہ سکتے ہیں وہی زبان استعمال کریں۔ لیکن پھر اس کا ترجمہ ضروری ہے۔ لیکن جو مقامی باشندے ہیں جس ملک کے ہو چکے ہوتے ہیں ان کا فرض ہے کہ مقامی زبان ہی استعمال کریں"۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرماکر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

جرمنی میں ترجمہ

جرمنی کی عدالتوں اور دیگر سرکاری محکمہ جات میں پیش کرنے کے لئے ہر قسم کے دستاویزات کے مصدقہ جرمن، انگریزی، اردو ترجمہ کے لئے حکومت جرمنی کی طرف سے مجاز اور لائسنس یافتہ ترجمان کی طرف براہ راست رجوع کریں۔ مستحق احباب کے لئے خصوصی رعایت بھی کی جاسکتی ہے۔

CHAUDHRYS TRANSLATION BURO

FRANKFURT TEL: 069-547995 FAX: 069-547415

اکابر دیوبند کی کہانی......

......مولوی زکریا کی زبانی

ہیں لفظ لفظ میں پنہاں کہانیاں کتنی ...... ھزار رنگ کے عنوان اک خبر میں ہیں

(دوست محمد شاہد ـ مؤرخ احمدیت)

دیوبندی مذہب کے "شیخ الحدیث" مولوی محمد زکریا صاحب کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت مولوی محمد الیاس صاحب کے بھتیجے اور مظاہر العلوم سہارنپور کے صدر مدرس اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے جن میں سے "آپ بیتی" بھی ہے جو ان کے نواسے محمد الیاس المظاہری (ناظم مکتبہ مدینہ اردو بازار لاہور) نے شائع کی ہے اور دیباچہ میں اسے ایک نہایت "اہم" اور "گرانقدر مایہ ناز کتاب" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے :

"حق تعالیٰ شانہ کا ہم ناکاروں پر یہ ایک بڑا انعام اور احسان پر احسان ہے کہ اپنے کرم سے اس نے اب ہمیں اپنے نانا جان قطب العالم برکتہ العصر، ریحانتہ الہند الحاج حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ کی اس آخری یادگار تالیف و مہتم بالشان (خود نوشت سوانح حیات) آپ بیتی کو بھی نہایت ذوق و شوق سے منصۂ شہود پر لانے اور حضرات ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت اور توفیق بخشی۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ"

کتاب کے سرورق کی پیشانی آیت :

"لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب"

(یوسف:۱۱۲)

سے مزین ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ان لوگوں کے ذکر میں عبرت ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس میں جن دیوبندی اعاظم و اکابر کا تذکرہ ہوا ہے ان میں سے بیشتر کے حالات و وقائع آئندہ نسل کے لئے موجب عبرت ہیں جیسا کہ درج ذیل اقتباسات سے بھی عیاں ہے :۔

....

۱۔ نکاح پر گالیوں سے ضیافت

جناب زکریا صاحب نے اپنی "یادگار" تقریب نکاح کا تذکرہ درج ذیل الفاظ میں فرمایا ہے :

"نکاح تو ہو گیا مگر وہ گالیاں مجھ پر پڑیں کہ یاد رہیں گی۔ لڑکوں سے تو لوگ واقف نہیں تھے اور میری لڑکیاں ہونے کا اعلان آ ہی گیا تھا۔ لڑکے دونوں حسین جمیل امرد اور مدنی رومال دونوں کے سروں پر جو میں نے ہی رکھے تھے، جلسے میں جاتے ہوئے دے دیئے تھے۔ دو تین فقرے نقل کرتا ہوں، فقرے تو بہت سے سنے

۱۔ ان مولویوں کا بھی کچھ تک نہیں، دو خوبصورت لونڈے دیکھے تھے تو لونڈیاں ہی حوالے کر دیں۔

۲۔ بمبئی کے سیٹھوں کے لونڈے جلسے میں آئے تھے پیسے والا دیکھ کر لڑکیاں ہی دے دیں۔

۳۔ پہلے سے جانتے ہوں گے، ویسے رستے چلتے کیا حوالہ کر دیتے، ارے نہیں مولویوں کا کچھ تک نہیں۔

(صفحہ ۲۹۴)

....

۲۔ بخاری کی گستاخی رسولؐ

امیر شریعت احرار اکابر پرستی میں بعض اوقات اس درجہ غلو سے کام لیتے کہ وہ گستاخی رسول ﷺ کی حد تک جا پہنچتا تھا۔ اس ضمن میں ایک واقعہ مولوی زکریا صاحب کے قلم سے پڑھیئے کہ کس بے حجابی سے ان کی کچی کوٹھڑی کو حجرہ رسول عربی ﷺ (فداہ امی وابی) سے تشبیہ دی جا رہی ہے

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

چنانچہ لکھا ہے :

"شاہ صاحب میرا نام تو پہلے سے سنے ہوئے تھے اور جنہوں نے ان کو دیکھا ہے اور ان کی باتیں سنی ہیں وہ خوب واقف ہیں کہ ان کو تعریف اور مذمت دونوں میں کمال درجہ حاصل تھا۔ انہوں نے اللہ ان کو بلند درجات عطا فرماوے اس زور و شور سے میرے گھر قیام پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ کچھ انتہاء نہیں، ہوشیار تھے، سمجھدار تھے، دنیا کو دیکھے ہوئے تھے، جلوس تو ختم ہو گیا۔ وہ چند آدمیوں کے ساتھ میرے مکان پر تشریف لے آئے اور میرا مکان اس زمانے میں اسم بامسمّی کچا گھر تھا۔ صرف ایک کوٹھڑی تھی، وہ بھی کچی۔ شاہ صاحب مع سامان آ کر بوریئے پر بیٹھ گئے۔ اول تو انہوں نے میری تعریف میں آسمان زمین کے قلابے ملائے۔ اس کے بعد میرے مکان کی تعریفیں شروع کیں کہ نانے ابا ﷺ کے مکان کی یاد تازہ ہو گئی۔"

(صفحہ ۳۶۳-۳۶۴)

....

۳۔ ایک مقدمہ ھزار جھوٹی قسمیں

کلام اللہ میں جھوٹ کو بت پرستی سے موسوم کیا گیا ہے اور جھوٹوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت برستی ہے مگر دیوبندی علماء اور ان کے لگے بندھوں کا طریقہ واردات یہ ہے کہ وہ قانون شکنی بھی کرتے ہیں اور پھر سزا سے بچنے کے لئے بے دریغ جھوٹی قسمیں بھی کھاتے ہیں۔ اس نوع کا نمونۃً ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے :

"حضرت مولانا الحاج الحافظ قاری محمد طیب صاحب دام مجدہم کے چھوٹے بھائی قاری محمد طاہر صاحب رحمتہ اللہ علیہ دیوبند سے ایک اخبار نکالا کرتے تھے۔ غالباً "الانصار" اس میں کوئی مضمون کسی اعلیٰ افسر کے خلاف شائع ہو گیا۔ ان صاحب نے ہتک عزت کا دعویٰ کر دیا۔ وہ چونکہ بڑے آدمی تھے اس لئے وکلاء کے مشورہ سے ان کے جواب دعویٰ کی تجویزیں کئی دن تک خوب ہوتی رہیں۔ مدعی کی کوشش تھی کہ وارنٹ بلا ضمانت کسی طرح سے جلدی جاری ہو جائے جس کی وجہ سے سبھی بڑوں چھوٹوں کو فکر تھا۔ کنور صاحب مظفر نگر سے دیوبند پہنچے۔ کہنے لگے طاہر بیٹا اتنی سی چیز میں گھبرا گئے۔ جواب دعویٰ لکھ دو کہ میں تو ایک مہینے سے کنور صاحب کے یہاں لوئی شکار کھیلنے کے واسطے گیا ہوا تھا۔ میری غیبت میں یہ مضمون لکھا گیا۔ مدعی کو بھی عزیز طاہر مرحوم سے کچھ عداوت تھی۔ عزیز طاہر مرحوم نے کہا تایا جی! آپ عدالت میں کس طرح جھوٹی قسم کھاویں گے کہ یہ میرے ساتھ شکار میں تھے۔ کہنے لگے کہ اپنے مقدمہ میں ھزار جھوٹی قسمیں کھائی ہیں۔ مولانا محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے کے لئے اگر جھوٹی قسم کھا لوں گا تو خدا کی قسم میری ساری جھوٹی قسموں کا کفارہ ہو جائے گا۔ چنانچہ جواب دعویٰ میں یہی لکھا گیا کہ میں اس زمانہ میں کنور صاحب کے ساتھ لوئی شکار کے لئے گیا ہوا تھا اور کنور صاحب کی تصدیق پر مقدمہ خارج ہو گیا"۔

(صفحہ ۶۱۷-۶۱۶)

....

۴۔ "بکومت"

ایک دیوبندی عالم کی جناب الٰہی کے حضور گستاخی اور پھر حق تعالیٰ کا عتاب :

مولوی زکریا اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں کہ :

"ایک مرتبہ صبح کے وقت جناب مولوی محمد یعقوب صاحب مدرسہ میں اپنی درسگاہ میں پریشان اور خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ میں اور چند دوسرے اشخاص اس وقت پہنچ گئے۔ مولانا نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ افو! رات مجھ سے بڑی غلطی ہو گئی۔ میں نے حق تعالیٰ سے کچھ عرض کیا۔ حضور نے کچھ جواب ارشاد فرمایا۔ میں نے پھر کچھ عرض کیا (جو کہ ظاہراً گستاخی میں داخل تھا) اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ بس چپ رہو بکومت ایسی گستاخی"۔

(صفحہ ۱۱۱۳)

....

۵۔ رشید گنگوہی کی خوفناک بیماری

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی امت کے نزدیک "حضرت قطب العالم، خاتم الاولیا والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ حضرت عالی ماوائے جہاں و مخدوم الکل مطاع العالم" کی شان رکھتے ہیں۔ نیز معاذ اللہ "مسیحائے زماں اور بانی اسلام کا ثانی" کے عظیم منصب پر بھی فائز ہیں۔ (مرثیہ مولوی محمود حسن ناشر مکتبہ قاسمیہ لاہور)۔

اب اس ذات شریف کی خوفناک بیماری کا احوال مولوی زکریا صاحب کے الفاظ میں پڑھیئے۔ آپ کا بیان ہے کہ :

"حضرت امام ربانی قدس سرہ کو خارش کا شدید مرض پیدا ہوا۔ خارش تو مکہ مکرمہ میں شروع ہو گئی تھی مگر خشک تھی۔ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے تر ہو گئی۔ ابتداءً معمولی تھی اس وقت ہولناک بن گئی تھی۔ اسی حالت میں آپ جہاز پر سوار ہو گئے۔ جہاز پر سوار ہونا تھا اور گویا پھونس میں آگ کا لگنا تھا دفعۃً بخار چڑھا اور اتنا شدید ہوا کہ سرسام ہو گیا۔ کامل تین دن تک آپ اس درجہ بے ہوش اور دنیا و مافیہا سے غافل رہے کہ اپنے تن بدن کی بھی مطلق خبر نہ رہی۔ دست جاری ہوئے اور اتنی تعداد میں کہ گنتی اور شمار دشوار ہو گئی۔ ایسی حالت میں جب کہ آپ اور آپ کے تمام رفقاء آپ کی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے، آپ کی تیمار داری آپ کے ماموں زاد بھائی مولوی ابوالنصر صاحب نے کی.................ایک دفعہ آپ نے فرمایا میرا بھائی اور بھاوج میری خدمت نہ کریں تو میری ہڈیوں کا بھی پتہ نہ چلتا اور ایک مرتبہ یہ الفاظ فرمائے کہ ابوالنصر کے بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں میرا پاخانہ نہ لگا ہو۔ ایک موقعہ پر حضرت امام ربانی سے کسی نے پوچھا کہ آپ مولوی ابوالنصر سے ناراض ہیں؟ حضرت نے جواب دیا ابوالنصر میری ماں ہے اس سے ناراض ہوں؟۔ ایک مرتبہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایسا حقیقی بھائی بھی نہیں کر سکتا جیسا ابوالنصر نے میرے ساتھ کیا کہ مثل مادر مشفقہ اپنی گود میں لے کر پاخانہ پیشاب کراتے تھے۔ مولوی ابوالنصر صاحب کے کپڑے ہمیشہ خارش کی پیپ اور لہو میں بھر جاتے اور اکثر پاخانہ پیشاب میں بھی ملوث ہوتے تھے لیکن مولوی صاحب مردانہ وار اپنے کپڑے اور بدن اور نیز حضرت قدس سرہ کا بدن اور کپڑے روزانہ دھوتے تھے اور کچھ کراہت نہ کرتے تھے اور گویا پاخانہ کو صندل اور پیشاب کو گلاب بنا لیا تھا۔ حضرت امام ربانی کو تین دن بعد جس وقت ہوش آیا تو کروٹ لینے کی طاقت نہ تھی۔ چوتھے دن پیشاب ہوا تو ایسا سرخ جیسا خالص خون ہے۔ آنکھیں کھولیں تو اس درجہ لال کہ گویا بانات سرخ کے ٹکڑے ہیں............. دستوں کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ تین لحاف بچھاؤنوں کا روڑ یکے بعد دیگرا استنجاء میں ختم ہو لیا۔ آخر آپ کے نیچے بچھانے کو کوئی اور بستر نہ مل سکا تو احرام کے کپڑے جن کو تبرک بنا کر گھر لانا چاہا تھا اس ضرورت میں نکال لئے گئے اور یکے بعد دیگرے ان کا استعمال ہوا جب ایک کپڑا ملوث ہو جاتا تو اس کو جہاز سے سمندر کے شور پانی میں لٹکا دیا جاتا اور دوسرا دھلا ہوا کپڑا نکال کر کام میں لایا جاتا تھا۔ پیشاب میں اس درجہ تعفن اور شوریت تھی کہ جس کپڑے پر پڑا اس کو بودار بنا کر تیزاب کا کام دیا اور جلا کر گویا راکھ بنا دیا۔"

(صفحہ ۸۰۸ تا ۸۱۰)

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

وزیر تعلیم گیمبیا نصرت سینئر سیکنڈری سکول کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں (رپورٹ صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

حضرت مسیح موعودؑ کی بصیرت

ایک سائل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اس کا کوئی عزیز فوت ہو گیا ہے جس کے کفن دفن کے لئے کچھ انتظام نہیں ہے- اس نے چند سکے دکھانے کے لئے رکھے ہوئے تھے کہ صرف یہی چندہ اکٹھا ہوا ہے- حضورؑ نے خواجہ علی صاحبؓ سے فرمایا کہ ان کے ساتھ جاکر انتظام کر دو- حضورؑ کی عادت مبارک یہ تھی کہ سائل کو جو مناسب سمجھتے نہایت درجہ فیاضی سے دے دیتے چنانچہ اس ارشاد سے خدام کو تعجب ہوا- کچھ دیر بعد حضرت قاضی صاحب مسکراتے ہوئے واپس آئے اور بتایا کہ وہ تو بڑا دھوکہ باز تھا- راستے میں پہلے میری منت کی کہ جو کچھ دینا ہے دیدیں، میں نے کہا کہ مجھے تو خود جانے کا حکم ہے، جو کچھ تمہارے پاس ہے یہ مجھے دو، جو خرچ آئے گا وہ میں دوں گا- آخر وہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ یہ میرا پیشہ ہے، اب میری پردہ دری نہ کریں میں آئندہ ایسا نہ کروں گا- (بحوالہ روزنامہ "الفضل" ۱۱ فروری ۱۹۹۷ء)

-......☆......☆......☆......-

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحبؓ

حضرت مولانا درد صاحب نے ۷ دسمبر ۵۵ء کو ربوہ میں وفات پائی- آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بیان فرمایا کہ محترم درد صاحب نے M.A. کرنے کے بعد خود کو خدمت دین کے لئے پیش کیا- ۱۹۲۰-۲۱ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے نظارتوں کا قیام فرمایا تو آپ کو بھی ناظر مقرر فرمایا- بعد ازاں ۲۴ء سے ۲۸ء تک اور پھر ۳۳ء سے ۳۸ء تک امام مسجد لندن کے طور پر خدمات بجالائے- ۴۴ء میں ہوشیار پور میں منعقدہ جلسہ مصلح موعودؓ میں اور بعد کے بعض جلسوں میں بھی آپ کو پیشگوئی مصلح موعودؓ جلسہ میں پڑھ کر سنانے کے لئے منتخب کیا گیا کیونکہ آپ کے پھوپھا حضرت منشی عبداللہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے ہوشیار پور میں چلہ کشی کے دوران حضورؑ کے ہمراہ تھے- یہ مضمون ایک پرانی اشاعت سے روزنامہ "الفضل" ۱۲ فروری میں منقول ہے-

-......☆......☆......☆......-

جماعت احمدیہ کی سوسالہ طبّی خدمات

روزنامہ "الفضل" ۱۲ فروری میں محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب کا مضمون روزنامہ الفضل جشن تشکر نمبر ۸۹ء سے منقول ہے جس میں جماعت احمدیہ کی صدسالہ طبّی خدمات کا بہت عمدگی سے احاطہ کیا گیا ہے- گو ربوہ میں ایک شاندار ہسپتال کے علاوہ پاکستان کے کئی دورافتادہ علاقوں میں بھی جہاں پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے وہاں حضور انور کے ارشاد پر احمدی رضاکاران ہومیو ڈسپنسریوں کے ساتھ سرگرم عمل ہیں- لیکن بیرونی دنیا میں خدمات کا باقاعدہ آغاز ۱۹۶۰ء میں ہوا جب کیپٹن ڈاکٹر شاہنواز صاحب کو بواجے بو سیرالیون بھجوایا گیا- ۶۱ء میں ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب نے لیگوس (نائیجیریا) میں کلینک کا آغاز کیا اور جلد ہی ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے کانو (نائیجیریا) میں احمدیہ کلینک کی بنیاد رکھی- ۶۸ء میں ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے کاعور (گیمبیا) میں کلینک کھولا- ان احمدیہ کلینکس کو اتنی پذیرائی حاصل ہوئی کہ ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے پہلے دورہ افریقہ میں ہی نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کا اعلان فرمادیا- چنانچہ اس پروگرام کے تحت چند ہی سالوں میں احمدیہ ہسپتالوں اور سکولوں کی تعداد اور خدمات میں زبردست انقلابی ترقی ہوئی-

اللہ تعالیٰ نے کئی مواقع پر جماعت کی تائید کے معجزاتی نشانات بھی دکھائے- بارہا ایسے مریض جو لاعلاج قرار دیئے جاچکے تھے یا انہیں بیرون ملک بھجوانے کا پروگرام تھا، اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں انہیں شفا بخشی- جب جماعت احمدیہ کو ٹیچان (غانا) میں احمدیہ ہسپتال کھولنے کی اجازت نہیں دی جارہی تھی تو ایک واقعہ نے انتظامیہ کو مجبور کردیا کہ وہ اجازت دیدے- ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے ٹیچان پہنچنے کے چند ہفتے بعد ایک عیسائی ہسپتال کا واحد یورپین ڈاکٹر اچانک فوت ہو گیا اور دوسرے کیتھولک ہسپتال کا ڈاکٹر بیمار پڑ گیا- اسی دوران ایک مریضہ کا خطرناک کیس آگیا جس پر انہیں مجبوراً رات کو ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سے درخواست کرنی پڑی- آپ نے مریضہ کا اپریشن کیا جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا اور کلینک کا اجراء بھی ہو گیا-

-......☆......☆......☆......-

حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحبؓ

حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحبؓ بھیروی کو ۱۸۹۱ء میں ۲۷ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت عطا ہوئی اور پھر آپؓ جلد ہی قادیان منتقل ہو گئے- مغلوں کے زمانے میں آپؓ کے آباء کو قاضی کا عہدہ حاصل رہا تھا چنانچہ آپکے نام میں "قاضی" کا لقب شامل ہو گیا- آپؓ مروجہ علم کی تحصیل کے بعد سہارنپور میں مدرسہ مظاہر العلوم میں مدرس رہے تھے- علم کا سمندر اور فصیح و خوش گفتار تھے چنانچہ ۱۹۰۵ء میں جب حضرت اقدسؑ نے تعلیم الاسلام سکول میں دینیات کی شاخ جاری فرمائی تو حضرت قاضی صاحبؓ اس کے اول مدرس مقرر ہوئے- دینیات کی یہی شاخ بعد ازاں مدرسہ احمدیہ اور پھر جامعہ احمدیہ کی صورت اختیار کر گئی- حضورؑ نے ازالہ اوہام کی فہرست میں ۸۹ نمبر پر آپؓ کا ذکر فرمایا ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے بھی آپؓ کے گہرے قریبی تعلقات تھے- چنانچہ درس قرآن کے دوران بعض مقامات پر حضورؓ نے آپؓ کا ذکر فرمایا- حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں بھی قریباً ۱۵ برس خدمات دینیہ بجالائے اور ۱۹۳۰ء میں ۶۶ سال کی عمر میں وفات پائی- آپؓ کا ذکر خیر محترم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۷ فروری کی زینت ہے-

-......☆......☆......☆......-

ماہنامہ "نوائے ظفر" نیویارک فروری ۹۷ء کے مطابق علاقہ کوئینز کی بعض سیاسی شخصیات کو جماعت احمدیہ سے ایک تعارفی پروگرام کے تحت بیت الظفر میں مدعو کیا گیا- تقریب کے اختتام سے قبل علاقہ کے منتخب لیڈر نے اپنی تقریر میں جماعت کی تعریف کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ اپنی ملاقات کا بڑے اشتیاق سے ذکر کیا-

-......☆......☆......☆......-

ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق الکندی

ابو یوسف ایک ماہر طبیب اور فلسفہ، منطق، ریاضی، علم فلکیات، طبعیات، کیمیا، نفسیات، سیاسیات، موسیقی، شعر و ادب، صرف و نحو اور دیگر کئی علوم پر عبور رکھتے تھے- مغرب و مشرق میں انہیں یکساں طور پر تاریخ عالم کا عظیم ترین دانشور کہا جاتا ہے- آپ کا تعلق عرب قبیلہ بنوکندہ سے تھا- والد خلفاء مہدی اور ہارون الرشید کے زمانے میں کوفہ کے حاکم تھے اور محدث تھے- صحابی رسولؐ حضرت اشعثؓ بن قیس آپکے آباء میں سے ہیں- اسلام سے قبل بھی بنوکندہ حضر موت، یمامہ اور بحرین پر حاکم رہے-

ابو یوسف یعقوب ۸۰۱ء میں پیدا ہوئے اور ۸۶۶ء میں فوت ہوئے- ابتدائی تعلیم بصرہ اور بغداد سے حاصل کی- قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ کے حفظ کی سعادت پائی- آپ علمی مجالس کی بجائے مطالعہ کی طرف راغب تھے- آپکے عباسی خلفاء کے ساتھ بہت قریبی تعلقات تھے اور دربار میں باعزت مقام رکھتے تھے- لیکن خلیفہ متوکل کے زمانے میں آپ کا کتب خانہ ضبط کر لیا گیا- بعد ازاں کتب واپس مل گئیں لیکن اس کے بعد آپ نے خود کو دربار سے وابستہ نہ کیا-

آپ پہلے مسلمان فلسفی ہیں جنہوں نے یونانی، فارسی اور ہندی علوم میں مہارت حاصل کی- آپ پہلے ماہر فلکیات ہیں جنہوں نے باقاعدہ رصدگاہی نظام کی ابتداء کی اور علم فلکیات پر ۴۰ سے زائد کتب تحریر کیں- طب کے موضوع پر ۲۰ سے زائد کتب لکھیں- آپ کی تصانیف کی کل تعداد ۲۴۲ بنتی ہے لیکن بدقسمتی سے اکثر کے صرف نام محفوظ ہیں لیکن کتب زمانہ کی دست برد کا شکار ہو گئیں-

آپ بہت بردبار اور حلیم تھے- تنقید کرنے والوں کا بھی احترام کرتے اور انکے علم کے معترف رہتے- آپ نے عام قارئین کی ضرورت کے پیش نظر اور فرمائش پر کئی رسائل بھی تحریر کئے جن کا انداز بہت مشفقانہ اور ناصحانہ تھا- آپ کے متعلق محترم اے-ایچ-آسی کے قلم سے ایک مضمون ماہنامہ "خالد" ربوہ فروری ۹۷ء کی زینت ہے-

-......☆......☆......☆......-

صرف بیعت نہیں بلکہ عشق پیدا کرو

ماہنامہ "انصاراللہ" فروری ۹۷ء میں حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ کپور تھلوی کے بارے میں محترم مقصود منیب صاحب اپنے مضمون میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار جماعت کپور تھلہ کے بارے میں فرمایا: "کپور تھلہ کی مٹی میں خدا تعالیٰ نے وہ اثر رکھا ہے کہ یہاں جس قدر لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں کسی دلیل، کسی معجزہ، کسی نشان کی وجہ سے نہیں ہوئے اور نہ انہیں کسی کشف کرامت کی ضرورت ہے کہ ان کے ایمان کو قائم رکھے ......اصل وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی معجزانہ زندگی کو دیکھ کر بیعت ہی نہیں کی بلکہ عشق پیدا کیا ہے"-

حضرت مصلح موعودؓ حضرت منشی صاحبؓ کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ "ایک بات نے تو مجھ پر وہ اثر کیا کہ میری روح کو قول بلیٰ یاد آگیا...... منشی محمد اروڑا صاحب جو حضرت صاحب کے نہایت پرانے مریدین میں سے ہیں اور حضرت اقدسؑ سے خاص محبت جو شاید دوسری جگہ بہت کم ملے رکھتے ہیں، انہوں نے سنایا کہ ایک دفعہ حضرت اقدسؑ نے مجھ سے پوچھا کہ سب لوگ دعا کے لئے کہتے ہیں اور آپ بالکل نہیں- اس کی کیا وجہ ہے- انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی، میں آپ خدا سے مانگ لیتا ہوں اور اس وقت آپؑ پر اس کے احسانات اور کرم ہیں ان کو زیر نظر رکھ لیتا ہوں اور وہ کام خود بخود ہو جاتا ہے- مجھے اس سے ایک تو ان کے ایمان پر خیال گیا کہ کیا ایمان ہے اور خدا تعالیٰ کے رحموں پر کس قدر بھروسہ ہے اور دوسرے حضرت اقدسؑ کی سچائی پر کیسا ایمان ہے-"

-......☆......☆......☆......-

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SCHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر، پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلی فون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

CH. IFTIKHAR & BROTHERS

TEL : 04504-201

FAX & TEL : 04504-202

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
18/4/97 - 27/4/97

Muslim TV AHMADIYYA

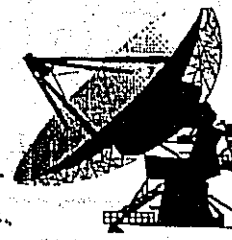

10 DHUL HAJ
Friday 18th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya from Various Cites Vs Faisalabad (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 24 (12.5.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
07.00	Eid Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira Organized By Majlis - e- Ansarullah, U.K. (Part 2) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Eid Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Islamabad, Tilford
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 18.4.97
13.30	Nazms
14.00	Eid Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV, Islamabad ,Tilford (R)
15.15	Computers For Everyone -Part 5
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	An Evening With Syed Naseer Shah Sahib
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
21.30	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 18.4.97 (R)
22.00	Eid Millan
23.00	Eid Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV, Islamabad , Tilford (R)

11 DHUL HAJ
Saturday 19th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Computers For Everyone -Part 5 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Eid Show
05.00	Eid Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV, Islamabad , Tilford (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 18.4.97
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV At Mehmood Hall , London (29.3.86)
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 19.4.97
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Eid Millan
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 19.4.97(R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen

12 DHUL HAJ
Sunday 20th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Horizon : Teck Talk (No. 9)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (19.4.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Quiz "Seerat Khatum -un-Nabiyeen (S.A.W.)"
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, at Mehmood Hall, London , Organized By Khuddam-ul-Ahmadiyya , U.K. (23.3.97)
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with English Speaking Friends - 20.4.97
15.30	Around The Globe : Seminar about "Prof. Dr. Abdul Salam ", Imperial College, London (Part 3)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Eid Show
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya
21.30	Dars-ul-Quran (No. 23) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London
23.30	LearningChinese

13 DHUL HAJ
Monday 21st April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Eid Show (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe : Seminar about "Prof. Dr. Abdul Salam", Imperial College, London (Part 3) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV. With English Speaking Friends (20.4.97)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Eid Show (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 23) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London , U.K. (R)
08.30	Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme
14.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	M.T.A Sports -Basket Ball Tournament - Brampton Vs Markham
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Norwegian

14 DHUL HAJ
Tuesday 22nd April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Basket Ball Tournament - Brampton Vs Markham (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.55	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London , U.K. (21.12.90)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.4.97)
15.00	Medical Matters : "Diarrhoea" Guest : Dr. Abdul Bari (Child Specialist) Host : Dr. Sultan A. Mobashir
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.4.97) (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

15 DHUL HAJ
Wednesday 23rd April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Diarrhoea" Guest : Dr. Abdul Bari (Child Specialist) Host : Dr. Sultan A. Mobashir
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.4.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (23.4.97)
15.15	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Z. A. Gohar Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah - Chicken Pizza
21.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (23.4.97) (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

16 DHUL HAJ
Thursday 24th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Horizon : 1) Food For Thought - (Part 2) 2) Interview : Hon. Judge Jules Deschenes C.C (6.6.95)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (23.4.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -Sindhi Translation of FridaySermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (21.7.95)
08.00	Al Maidah -Chicken Pizza (R)
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Quiz Programme : Nasirat-ul-Ahmadiyya Rabwah Vs Gujranwala
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 25 (25.3.94) (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira Organized By Nusrat Jehan Academy, Rabwah
22.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Dutch

17 DHUL HAJ
Friday 25th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya Rabwah VsGujranwala (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 25 (25.3.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy -Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira Organized By Nusrat Jehan Academy , Rabwah (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 25.4.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 25.4.97
15.15	Computers For Everyone -Part 6
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme .
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
22.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 25.4.97 (R)
23.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 25.4.97 (R).

18 DHUL HAJ
Saturday 26th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Computer's For Everyone - Part 6 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Speech By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 25.4.97
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 25.4.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall , London , U.K, (18.7.86)
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -26.4.97
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.4.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

19 DHUL HAJ
Sunday 27th April 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Horizon : Teck Talk (No. 10)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.4.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Quiz - Seerat Khatum un Nabiyeen (S.A.W)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV , Organized By Lajna Imaillah, U.K. (21.5.95)
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 27.4.97
15.30	Around The Globe : All Pakistan Industrial Exhibition (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Quiz - "Seerat Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)" (Part 3)
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi -Nasirat-ul-Ahmadiyya -
21.30	Dars-ul-Quran (No. 24) (1995) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London
23.30	Learning Chinese

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44.181.874.8344

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, April. 18, 1997 No. 16

نصرت سینئر سیکنڈری سکول گیمبیا میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد

-وزیر تعلیم کے ہاتھوں جوبلی لائبریری بلاک کا افتتاح-

-تقریب کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام-

-گیمبیا ریڈیو، ٹی-وی اور ملکی اخبارات میں سکول کی اعلیٰ کارکردگی کو خراج تحسین-

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت سینئر سیکنڈری سکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات بروز ہفتہ ۲۲ فروری ۹۷ء صبح دس بجے سکول کے وسیع لان میں منعقد ہوا-یہ امر قابل ذکر ہے کہ سکول کے آغاز پر ۲۵ سال پورے ہونے کی بدولت یہ جلسہ سلور جوبلی جلسہ تھا-گو سلور جوبلی کی اکثر تقاریب گزشتہ مئی میں انعقاد پذیر ہو گئی تھیں- اس مرحلہ پر سکول کی پچیس سالہ تاریخ کا مختصر ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے-

نصرت سکول کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے مغربی افریقہ کے تاریخ ساز دورہ کے دوران ۴ مئی ۱۹۷۰ء کو اس سکول کا سنگ بنیاد ایک چھوٹے سے قصبہ سریکنڈا کے مضافات میں ایک بنجر اور بے آباد جگہ پر رکھا تھا جو دارالخلافہ بانجول سے قریباً ۱۴ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے-اسی طرح اس سکول کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ نصرت جہاں (لیپ فارورڈ) سکیم کے تحت جاری ہونے والے بیسیوں تعلیمی اداروں میں یہ پہلا سکول تھا جو اب بفضل تعالیٰ اپنے نہایت اعلیٰ غیر معمولی نتائج کی بدولت ملک کا چوٹی کا سکول گنا جاتا ہے-

اس تقریب کے لئے خوبصورت شامیانوں سے بنائے گئے جلسہ گاہ کو رنگین جھنڈیوں اور سلور جوبلی سے متعلق متعدد بینرز سے مزین کیا گیا تھا-اس جگہ کے ایک کونے پر جھنڈوں کا مستقل چبوترہ (Flag Post) تعمیر ہے-

مہمان خصوصی آنریبل مسز سانگ جو وزیر تعلیم، مکرم و محترم مولانا منور احمد صاحب خورشید امیر گیمبیا، اور معزز مہمانان کرام جن میں سینیگال کی قومی اسمبلی کے احمدی ڈپٹی سپیکر عزت مآب جیک جینگ (Hon. Diack Dieng) اور چار ممبران پارلیمنٹ بھی تھے کے ہمراہ ٹھیک دس بجے جلسہ گاہ پہنچیں-سٹیج پہ تشریف لانے سے قبل انہوں نے مقررہ چبوترے پہ گیمبیا کا قومی جھنڈا اور مکرم و محترم امیر صاحب نے جو سکول کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین بھی ہیں، سکول کا جھنڈا لہرایا-اس کے ساتھ ہی فوجی بینڈ نے (جو ایک علیحدہ شامیانہ میں ایستادہ تھا) قومی ترانے کی دھنیں بجائیں-

جملہ مہمانوں کے اپنی نشستوں پہ تشریف فرما ہونے کے بعد سٹیج سیکرٹری محترمہ مسز پانگے جو سکول میں ایک سینئر ٹیچر ہیں، نے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہتے ہوئے درخواست کی کہ باقاعدہ پروگرام کے آغاز سے قبل سکول کی روایات کے مطابق ایک پودا لگائیں اور یہ کہ حال ہی میں تعمیر شدہ سلور جوبلی لائبریری بلاک کا باقاعدہ افتتاح فرمائیں-چنانچہ مکرم و محترم امیر صاحب گیمبیا اور سٹیج پر موجود ممبران سکول بورڈ اور معزز مہمانان کرام کے ہمراہ مہمان خصوصی نے سکول کی مسجد ناصر کے باہر ایک پودا لگایا اور ازاں بعد نئے جوبلی لائبریری بلاک کا باقاعدہ افتتاح فرمایا-

جوبلی لائبریری بلاک جو دو صد مربع میٹر سے زائد مسقف حصہ پر محیط ہے-ایک وسیع مطالعہ گاہ، ہال، وائس پرنسپل کے دفتر اور کمپیوٹر روم پر مشتمل ہے-ٹائلوں اور جدید ضروری سہولیات سے مزین اس بلاک کی خوبصورت چھت زمین پہ بنائی گئی Prefabricated Slabs & Girders سے تعمیر کی گئی جو یہاں قدرے غیر معروف طرز تعمیر ہے-یہ چھت گیمبیا مشن کے تعاون سے یہاں مرکز کی طرف سے متعین واقف معمار جناب عبدالحمید چھینہ صاحب نے ہی ڈیزائن کی تھی اور ان ہی کی نگرانی میں یہ عمارت بالخصوص چھت بنائی گئی تھی جو نہ صرف بہت دیدہ زیب ہے بلکہ اس کے اوپر دوسری منزل نسبتاً کم خرچ سے تعمیر کی جاسکتی ہے-یہ بلاک سکول کے ذرائع سے قریباً D 285000/- (انیس ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ) کی لاگت سے بنا ہے-

مہمان خصوصی اور جملہ معزز مہمانان کے واپس اپنی جگہ تشریف فرما ہونے کے بعد باقاعدہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سکول کے طالبعلم عزیز عمر لوجنگ نے نہایت سریلی آواز میں کی جس کا ترجمہ بھی بعد ازاں اس نے پیش کیا- تلاوت کے بعد مولانا منور احمد صاحب خورشید امیر گیمبیا نے اپنے تعارفی ریمارکس میں اولاً جملہ مہمانان کرام بالخصوص مہمان خصوصی، مہمان مقرر اور سینیگال سے اس تقریب کے لئے تشریف لانے والے احمدی ڈپٹی سپیکر اور ممبران پارلیمنٹ کو خوش آمدید کہا جس کے بعد آنمکرم نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ان تعلیمی اداروں کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا مقصد نہ صرف دنیاوی جہالت کا خاتمہ ہے بلکہ نئی پود کو حقیقی خدا سے روشناس کرا کے خدا نما بنانا ہے تاکہ وہ ملک و ملت کے لئے قیمتی نامور وجود بن سکیں- آپ نے نصرت سکول کی تاریخ پہ بھی مختصر روشنی ڈالی-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے اس تقریب کے لئے خصوصی پیغام بذریعہ فیکس موصول ہوا تھا جو اس مرحلہ پر ہمارے وائس پرنسپل جناب کرمولو جنگ نے پڑھ کر سنایا- پیغام میں حضور انور نے اس اہم موقع پر جملہ سٹاف، طلباء اور محکمہ تعلیم کے افسران کو مبارکباد دی- سکول کے نہایت اعلیٰ تعلیمی معیار پہ اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے حضور نے طلباء کو دیانتداری اور اخلاص سے ملک کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی- اسی طرح دنیاوی علم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق کی تعلیم اور تربیت کرنے اور اسی طرح دعا کے ذریعہ خدائی نصرت کے حصول کے لئے بھی کوشش کرنے کی جملہ سٹاف اور طلباء کو نصیحت فرمائی-

حضور انور کے اس پرشفقت پیغام کے بعد سکول کے پرنسپل جناب محمد محمود اقبال صاحب کو اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرنے کی دعوت دی گئی- معزز مہمانان کرام کو خوش آمدید کہنے کے بعد آپ نے سکول کی تاریخ کے اس موڑ پر گزشتہ ۲۵ سال کا قدرے تفصیلی جائزہ لیا کہ کس طرح نامساعد حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مقدس ہاتھوں سنگ بنیاد رکھا گیا اور خلفاء سلسلہ اور بزرگان کرام کی دعاؤں اور نصرت جہاں کے کارکن اساتذہ کرام کی خدمات کی بدولت ہزاروں کی تعداد میں طلباء و طالبات آج اس ادارہ سے اعلیٰ نتائج حاصل کر کے اہم عہدوں پہ ملک کی خدمت ملک کے اندر اور باہر کر رہے ہیں- اسی طرح آپ نے ان مخلص مقامی احباب کا بھی نام وار ذکر کیا جن کی بے لوث دیانتدارانہ معاونت سے اس ادارہ کی تعمیر و ترقی میں گہری مدد ملی-

اپنی سالانہ رپورٹ میں آپ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے سٹاف اور طلباء کی کوششوں کو قبول فرمایا اور تیسرے مسلسل سال نصرت سکول کا "او" لیول کا مجموعی رزلٹ ملک بھر میں سب سے اعلیٰ رہا- طلباء کی تعلیمی و غیر تعلیمی سرگرمیوں کے ذکر کے علاوہ آپ نے تعمیراتی منصوبوں کی رپورٹ بھی پیش کی جس میں بالخصوص نئے لائبریری بلاک کی تعمیر کا ذکر تھا-

پرنسپل کی سالانہ رپورٹ کے معاً بعد مڈل سکول کے ۸ طلباء و طالبات نے سٹیج پہ آکر روایتی "آمین" کی طرز پر محترم امیر صاحب کے سامنے تلاوت قرآن کریم کا مظاہرہ کیا- بعدہ اسلامیات ڈیپارٹمنٹ کی زیر نگرانی طالبات نے حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدہ "یا عین فیض اللہ ......" کے چھ اشعار خوش الحانی سے کورس کی صورت میں گائے جن کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا-

اب ہمارے علاقہ کی کونسل (Kanifing Municipal Council) کے چیئرمین جناب میجر عبداللہ کونٹے نے، جو اسی ادارہ کے سابقہ طالبعلم ہیں، روایتی خطاب (Keynote Address) فرمانا تھا- اپنے خطاب کے آغاز میں میجر کونٹے نے اس امر کا فخریہ اظہار فرمایا کہ وہ اس سکول کے ان سینکڑوں سابقہ طلباء و طالبات میں سے ایک ہیں جو بفضل تعالیٰ یہاں کے پاکیزہ ماحول میں تربیت پا کر ملک کی اعلیٰ خدمات کی توفیق پا رہے ہیں- اسی طرح آپ نے احمدیہ مسلم مشن کا واشگاف الفاظ میں شکریہ ادا کیا کہ ان کی بروقت مدد سے یہ سکول قائم ہوا جس نے تعلیمی میدان میں شاندار خدمات پیش کیں اور اب ملک کے ہر محکمہ / ادارہ میں نصرت کے طلباء و طالبات (Nusra-tarians) ملکی خدمت کرتے نظر آتے ہیں- اسی طرح آپ نے جماعت احمدیہ کی دیگر خدمات بالخصوص تعلیم اور صحت کے میدانوں میں عظیم خدمات پر تحسین کا اظہار فرمایا- طلباء سے خطاب میں انہوں نے بامقصد ملکی ترقی کے لئے طرز فکر اور سوچ میں تعمیری تبدیلی کی ضرورت پر زور دیا تاکہ گیمبیا اگلی صدی میں ایک ترقی یافتہ ملک کے طور پر فخر سے داخل ہو سکے- جملہ تعلیمی ترقیات کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کی تعمیر کے لئے انہوں نے بالخصوص اساتذہ کرام اور والدین کو بھی توجہ دلائی-

مہمان مقرر کے خطاب کے بعد سکول کے زبانوں کے ڈیپارٹمنٹ (Language Dept.) کی طرف سے جملہ حاضرین کی تواضع کا پروگرام تھا- اس سلسلہ میں فرانسیسی نظم اور خاکے کے علاوہ انگریزی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک ڈرامہ پیش کیا گیا- جس کے بعد سٹیج سیکرٹری کی درخواست پر مہمان خصوصی وزیر تعلیم مسز سانگ جو نے گزشتہ سال تعلیمی میدان میں حاصل کردہ متفرق امتیازات کے حامل طلباء و طالبات میں انعامات اور سرٹیفکیٹ تقسیم کئے جبکہ مختلف کھیلوں میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو سینیگال سے آمدہ معزز مہمان، ڈپٹی سپیکر نیشنل اسمبلی جناب جیکب جینگ نے عطا فرمائے- اس مرحلہ پر مکرم و محترم امیر صاحب نے پرنسپل صاحب کی درخواست پر مہمان خصوصی اور مہمان مقرر کو سکول کی طرف سے قرآن کریم کے تحائف پیش کئے-

تقسیم انعامات کے پروگرام کے بعد سکول کے ہیڈ بوائے عزیز الحاجی جالو نے روایتی شکریہ پر مشتمل مختصر تقریر کی- عزیز نے جملہ مہمانان کرام بالخصوص وزیر تعلیم اور میجر کونٹے کا شکریہ ادا کیا اور سکول کے اعلیٰ تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے کے لئے حکومت بالخصوص وزارت تعلیم سے سکول ٹرانسپورٹ اور بعض نایاب تعلیمی مواد کی فراہمی میں مدد کی درخواست کی- ازاں بعد جملہ حاضرین نے آرمی بینڈ کی دھنوں پر ایک بار پھر قومی ترانہ گایا اور اس طرح بفضل تعالیٰ یہ تقریب بعد دوپہر بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی- سینکڑوں مہمان جن میں سکول کے سابقہ طلباء و طالبات، اعلیٰ سول اور ملٹری افسران بھی شامل تھے تقریب میں شریک ہوئے- گیمبیا ٹی-وی، ریڈیو اور سرکاری و غیر سرکاری اخبارات کے نمائندگان نے رپورٹنگ کی- ٹی-وی پر تقریباً تین منٹ کی فلم دکھائی گئی اور ازاں بعد یوتھ پروگرام میں بھی اس تقریب کا ذکر رہا- تین بڑے ملکی اخبارات 'ڈیلی آبزرور'، 'دی پوائنٹ'، اور 'دی گیمبیا ڈیلی' نے تصاویر کے ساتھ تفصیلی خبریں شائع کیں- (رپورٹ: م-م-ا)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے-